نہیں کیا گیا ہی بلکہ جہاں تک ممکن ہو بملاحظہ اُنکے یہہ دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا عہدہداران تابع مجسٹریت اپنی اداے خدمات میں مساعي جمیلہ عمل میں لاتے رہے ہیں کہ نہیں اور اگر کوئی بےضابطگي ترتیب کیفیات میں پائي جاوے تو اُسے خیال میں رکھیں اور فورا واسطے اُسکي اصلاح کے تدابیر مناسب جو کہ اُنکے اختیار سے خارج نہوں عمل میں لاویں اور امور شرح طلب کي بابت کیفیت طلب رکھیں اور جو حکم کہ بنام صاحب مجسٹریت یا اُسکے تابعین کے صادر فرماویں اُسکو برسبیل اختصار ریٹرن کے خانہ کیفیت میں درج کریں *

۴ احکام مذکورۂ بالا جمیع ریٹرنہاے ماہواري اور سالانہ سے یکساں متعلق ہیں اور لازم ہی کہ صاحب سشن جج رپورٹ باب فوجداري کے مرتب کرنے میں مراتب مندرجہ سرکیولر نمبر ۱۶۵ مورخہ ۲۳ جنوري سنہ ۱۸۴۱ ع پر جو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۱۶ فبروري سنہ ۱۸۴۱ ع میں مشتہر ہوا اور بہي مراتب مندرجہ سرکیولر نمبر ۹۹ مورخہ ۲۵ جنوري سنہ ۱۸۴۲ ع پر جو کہ گورنمنٹ گزٹ مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۸۴۲ ع میں مشتہر ہوا لحاظ رکھیں *

۵ جو فیصلہ ہاے صاحب مجسٹریت کہ صاحب سشن جج نے بروقت دائر ہونے اپیل کے فریق ناراض کي طرف سے بحال رکھے ہوں یا ترمیم یا مسترد کیئے ہوں اُنکي تشریح اور تصریح کرنے کے ساتھہ اُنکو یہہ بھي تحریر کرنا لازم ہی کہ جو مقدمے کہ اسطرح پر اُنکي نظر سے گذرے ہیں اور جو مثل ہاے مرتبہ کہ اُنہوں نے بموجب قانون نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۴۱ ع کي دفعہ ۵ کے طلب فرمائي اور ملاحظہ کي ہیں اُنکے رو سے درباب طریق اجراءکار صاحب مجسٹریت اور اُسکے تابعین کے اُنکي کیا راے ہی اور اگر علاوہ اسکے وہ کوئي اور امر اپنے خدمت افسري سے متعلق قابل اطلاع سمجھہ کر تحریر کرینگے تو صاحبان نظامت عدالت کے نزدیک بہت مستحسن ہوگا کہ بذریعہ اُسکے صاحبان مجسٹریت کي کارگذاري کي کیفیت اور اُنکے انتظام قرارواقعي کي حقیقت بخوب ترین وجہہ دریافت ہوجائیگي *

۶ اور جو کچھہ کہ نتیجہ مقدمات سپرد دورہ سے درباب طریق کارگذاري صاحب مجسٹریت اور اُسکے تابعین کے اُنکي راے ہو چاہیئے کہ اُسکو اپني رپورٹ میں تحریر کریں اور بنظر تشریح کیفیت کے مقدمات منفصلہ سال میں سے بعض مقدمات خاص کا حوالہ دیں *

۷ بروقت ملاحظہ کارگذاري سالتمام کے صاحب جج پر ملاحظہ اِس امر کا واجبات سے ہی کہ آیا عہدہداران تابع مجسٹریت کار فوجداري کسقدر بجالائے ہیں اور اُنمیں سے ہرایک عہدہدار اپنا اپنا کام کسطریق پر سرانجام دیتارہا ہی اور اسیواسطے حکم بنام صاحب مجسٹریت بدیں مضمون جاري کرنا لازم ہی کہ اگر کوئي جائینٹ مجسٹریت یا اسسٹنٹ اُسکے تحت میں ہوں تو جسقدر کام کہ اُنہوں نے اور صاحبان جج ہندوستاني اور مفتیوں اور پنڈتوں نے کیا ہو اُسکي بابت ایک رپورٹ بتصریح ارسال رکھیں اور

صاحب مجسٹریٹ کو لازم هی که جسقدر کار فوجداري که صاحبان جج هندوستاني نے کیا هو اُسکو معه نتایج اُنکے فیصلونکي اپیلوں کے بتفصیل تمام رقم کریں *

۸ اور بلحاظ عدالت سشن کے یهه حکم هی که وهاں اُن مراتب کي اطلاع دهي که آیا اهل جوري اور اسیسر کا تجویز مقدمات فوجداري میں طلب هونا کسقدر جاري هی اور اُنکے هونے سے کسقدر آسایش هی اور اُنکے انتخاب کا طریق ( جسکي تشریح کے واسطے ایک نیا نقشه نمبر ۱۳ تجویز کیا گیا هی ) کیا هی اور اعانت جوري اور اسیسر میں کیا کیا قباحتیں معلوم هوئي هیں اور کن کن قباحتوں کا شک هی اور اُن قباحتوں کي انسداد کے واسطے اُنکي دانست میں کونسي تدبیر مناسب معلوم هوتي هی همیشه ملحوظ و مد نظر رهے *

۹ صاحبان نظامت عدالت چاهتے هیں که صاحب سشن جج علاوه مراتب مندرجهٔ بالا کے اور اموربهي جو که بلحاظ قوانین مروجه اور عهدهداروں کے قابل اطلاع هوں تحریر کیا کریں اور اُسمیں درباب حال ضلع کے وه امور بهي جو که واقفیت مقام سے اُنکو حاصل هوگي درج کریں کسواسطے که وه حال کسیطرح کے نقشه طول و طویل میں نهیں سما سکتا هی *

۱۰ بلحاظ اسکے که تبدیلي عهدهداروں کي حالات مندرجهٔ بالا کے ارسال کرنے میں مانع نهو صاحبان نظامت عدالت یهه فرماتے هیں که صاحب سشن جج کو لازم هی که جب که وه علاوه صورت غیر حاضري چند روزه کے اور کسي حال میں اپنا کام کسي دوسرے صاحب کو سپرد کریں تو کوایف مندرجهٔ بالا معه اپني راے کے هرایک کیفیت کي باب میں جیسا که اوپر ایما هوچکا هی بطریق یادداشت لکهه جاویں که تا جو صاحب که اُنکي جگهه مقرر هو اُسکے کام آوے اور آخر کو صاحبان نظامت عدالت کي خدمت میں مرسل هو *

۱۱ ایک مجموعه سب طرح کے نقشونکا چهپواکر واسطے بالفعل کے کار آمد کے مرسل هوچکا هی اور عهدهداروں کو لازم هی که جسقدر نقشے که آینده کو ضرور هوا کریں طلب رکها کریں مگر درخواست واسطے اُنکے ایسے موقع پر کرني چاهیئے که جو نقشے که اب بهیجے گئے هیں اُنکے صرف هوچکنے سے پیشتر نقشههاے مطلوبه اُنکے پاس پهنچ جاویں که تا وقت معین پر کیفیات کے ارسال کرنے میں تاخیر واقع نهو اور نه نقشوں کے هاتهه سے لکهنے کي ضرورت پڑے *

مقام الهآباد — موزلي سمتهه

۴ نوامبر سنه ۱۸۴۲ ع — رجسٹر

## خلاصه

اشتهار اس مضمون کا که کیفیات فوجداري کے نقشههاے نو ترمیم اور اُنکے مرتب کرنیکے دستورالعمل جمیع عدالتوں میں مرسل کیئے گئے هیں *

---

( ۱۴۴۹ )

## ممالک مغربي کے جمیع حاکمان فوجداري کے لیئے

صاحبان نظامت عدالت مشتهر فرماتے هیں که بنظر اسکے که صاحبان سشن جج کو موجب بندوبست مروجهٔ حال کے اپنے اپنے مقاموں پر مقیم رهنا پڑتا هی اور اسي سدت

ہے وہ بدون التوا رکھنے اپنے کاردبوائی کے اور خدمات پر جو کہ حسب موجودہ انکے ذمہ میں توجہہ نہیں کرسکتے ہیں یہہ احکام حضور گورنمنٹ سے نافذ ہوئے ہیں کہ جو اضلاع کہ صاحبان سشن جج کے علاقہ میں تو ہیں مگر آنکے صدر مقام نہیں * وہاں کے جیلخانوں میں اوقات معینہ پر جانا اور آنکا ملاحظہ کرنا صاحبان کمشنر کے تفویض ہوا کہ تا صاحبان ممدوحین وقت اپنے دوروں کے جیلخانہ ھاے مذکور کو بھی ملاحظہ کرلیا کرینگے اور آنکی رپورٹ بحضور صاحبان نظامت عدالت ارسال کردیا کرینگے *

مثال
مظفرنگر - اٹاوہ - متھرا
ھمیرپور وغیرہ

صاحبان کمشنر کو وقت ملاحظہ جیلخانوں کے صرف نظم و نسق جیلخانہ پر نظر کرنی چاھیئے اور رپورٹ بھی آنھیں حالات کے باب میں کرنی لازم ھی جو کہ مداخلت و اصلاح طلب معلوم ھوں اور اس سے زیادہ کوئی اور امر بلحاظ انضباط اور اھتمام کے آنکو کرنا واجب نہیں کسواسطے کہ وہ اختیار ازروے قانون ۲۴ سنہ ۱۸۳۷ ع کی دفعہ ۷ کے حاکم دیگر سے متعلق ھی *

مقام الہ آباد
۹ نوامبر سنہ ۱۸۴۲ ع

موزلی سمتھہ
رجسٹر

خلاصہ

حکم درباب اسکے کہ جو اضلاع کہ صدر مقام صاحبان سشن جج نہیں ہیں وہاں کے جیلخانوں میں اوقات معینہ پر جانا اور آنکا ملاحظہ کرنا آیندہ سے صاحبان کمشنر کے ذمہ ھوگا *

---

( ۱۶۳۰ )

ممالک مغربی کے حاکمان فوجداری کے لیئے

قانون ۳۱ سنہ ۱۸۴۱ ع کے حین اجرا سے اکثر اوقات صاحبان نظامت عدالت سے اس بات کی استصواب کی گئی کہ اگر صاحب مجسٹریٹ کسی مقدمہ میں درصورت گرفتاری یا بدون گرفتاری مجرم کے تحقیقات کرکے بسبب نہ ہونے کافی وجوھات ثبوت جرم کے یا اور کسی باعث سے حکم ڈسمس صادر کرے اور وہ مقدمہ یا تو ایسا ھو کہ درصورت تجویز کے اس میں حکم قطعی نافذ کرنیکا صاحب مجسٹریٹ کو اختیار حاصل نہیں یا غیر اسکے تو ان دونو صورتوں میں صاحب سشن جج کو احکام قانون مذکورہ بالا کے روسے بنظر سپردگی دورہ کے مجرم کی گرفتاری کے لیئے حکم دینے کا اختیار ھی یا نہیں *

۲ صاحبان نظامت عدالت نے درباب مقدمات قسم اول کے یعنے جنکو فیصل کرنیکا کہ صاحب مجسٹریٹ خود اختیار رکھتے ہیں یہہ راے تحریر فرمائی ھی کہ آن مقدمات میں صاحب موصوف کا حکم ڈسمس صادر فرمانا حسب قانون ھی اور کسی وجہہ سے صاحب سشن جج کو اس میں مداخلت نہیں *

۳ اور مقدمات قسم دوم کے باب میں یعنی جنکا تجویزکرنا مجسٹریٹ کے اختیار سے خارج هی صاحبان نظامت عدالت کي راے صاحبان صدر کلکته کي اِس تجویز سے که عدالت سشن کو مقدمات مذکور میں مداخلت کرنا نه چاهیئے مطابق نه تهي اس جهت سے اُنهوں نے تجویز صاحبان موصوف کو صرف براے چندے منظور کر لیا تها اور چاها تها که اس امر میں لیجس لیٹو کونسل سے استصواب کي جاوے اور اس اثناء میں درجواب اُن استصوابات کے جو که اُنسے کي گئیں تهیں اُسي تجویز کے بموجب احکام نافذ فرمائے تهے *

۴ چونکه درینولا اس باب میں سوپریم گورنمنٹ نے اپني تجویز بهي ترقیم فرمائي لهذا برطبق اُسکے ممالک مغربي کے صاحبان نظامت عدالت نے اپني یهه راے که عدالت سشن کو مقدمات مذکورہ دفعه بالا میں اختیار مداخلت حاصل هي بحال رکهي اور یهه فرماتے هیں که صاحبان سشن جج اس اختیار مفوضه پر عمل کرنے میں احتیاط رکهیں اور جس شخص کو که صاحب مجسٹریٹ نے ایسے مقدمه میں رها کیا هو اُسے بدون وجوهات کامل کے کبهي مقید اور زیر تجویز نکریں فقط

مقام الهآباد | موزلي سمتهه
۱۶ دسمبر سنه ۱۸۴۲ ع | رجسٹر

خلاصه

دستورالعمل مقررہ ممالک مغربي کے صاحبان نظامت عدالت کے درباب مداخلت عدالت سشن کے بعضے احکام مصدورہ صاحب مجسٹریٹ میں حسب منشاء قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ ع

---

( ۱۶۸۹ )

ممالک مغربي کے جمیع صاحبان سشن جج کے لیئے

صاحبان نظامت عدالت نقل ایک حکم کي جو که قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کي حد وسعت کے باب میں صدر کلکته کے صاحبان نظامت عدالت کے حضور سے صادر هوا اور اُنکي راے کے مطابق آیا حاکمان فوجداري کي اطلاع اور هدایت کے لیئے ابلاغ فرماتے هیں *

مقام الهآباد | موزلي سمتهه
۲۹ دسمبر سنه ۱۸۴۲ ع | رجسٹر

خلاصه

قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کے احکام کي حد وسعت کے باب میں
حکم پریسیڈنسي کے صاحبان نظامت عدالت کا واقعه تاریخ
۲۱ اکتوبر سنه ۱۸۴۲ ع

باجلاس

آر ایچ ریٹرے

سي ٹکر

جے ایف ایم ریڈ

صاحبان جج کے

چونکه صاحبان نظامت عدالت کو دریافت هوا که ایک صاحب مجسٹریٹ نے قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کو نسبت ایک تنازع کے جو که درمیان ایک مالک اراضي اور پٹي دار کے قبضهٔ اراضي کي بابت واقع تها منسوب سمجهه کر اُسمیں روبکاري کي اور صاحب سشن جج نے بدیں وجهه که قسم بالا کے مقدمات از روے تفسیر نمبر ۵۷۹ مرقومه ۱۷ دسمبر سنه ۱۸۳۰ ع کے قانون ۱۵ سنه ۱۸۲۴ ع کے احکام سے خارج هیں اور بهي بگمان اِس امر کے که زمیندار بهي استحقاق خریدار نیلام رکهتے هیں اور اسیواسطے پٹي داروں کے خارج کرنیکے مختار هیں احکام صاحب مجسٹریٹ کو مسترد کیا لهذا صاحبان ممدوح واسطے آینده کي هدایت صاحبان سشن جج اپني تحت حکومت کے تفسیر قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کي توضیح کے لیئے حکم مرقومةالذیل صادر فرماتے هیں *

حکم

بلحاظ عبارت مجمل قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کے صاحبان نظامت عدالت کے حضور سے یهه قرار پایا هی که قانون مذکوره مروجهالحال کے احکام قانون ۱۵ سنه ۱۸۲۴ ع کي وسعت قلیل پر جو که اُسکے روسے نسخ هو گیا هی محدود نهیں هیں اور صراحةً اُسکا منشاء یهه هي که صاحبان مجسٹریٹ قبض اراضي کے تنازعات کي بابت جو که قانون مذکور کے جاري هونے سے بیشتر اُنکي (حکو)مت سے خارج تهے تحقیقات کیا کریں

دستخط جے هاکنس
رجسٹر

نقل مطابق اصل

موزلي سمتهه
رجسٹر

---

( ۱۳۲ )

ممالک مغربي کے صاحبان مجسٹریٹ کے لیئے

سرکیولر نمبر ۳۰۲ مورخه ۴ مارچ که ۲۲ ماه مذکوره سنه ۱۸۴۲ ع کے گورنمنٹ گزٹ میں مطبوع هوا اسکے روسے جو فراري قیدیوں کے اشتهاروں کو اجرا کرنیکا حکم صادر هوا تها سو اب معلوم هوا که حد ضروري سے اُسکي طوالت گزٹ میں زیاده هوتي هي پس بایں نظر

صاحبان نظامت عدالت درباب ترمیم سرکیولر مذکور کے ارشاد فرماتے هیں که آیندہ سے صاحبان مجسٹریت صرف آنهیں قیدیان مفرور کا اشتهار چهپنے کے واسطے ارسال کیا کریں جنکی گرفتاری کے لیئے سو روپیه یا سو روپیه سے زیادہ کے انعام کی منظوری هوگئی هو ٭

مقام الہ آباد — موزلی سمتهه

۳۰ جنوری سنه ۱۸۴۳ ع — رجسٹر

خلاصه

بترمیم چتهی سرکیولر مورخه ۴ مارچ سنه ۱۸۴۲ ع درباب اشتهار فراری قیدیوں کے ٭

---

( ۱۴۴ )

ممالک مغربی کے جمیع حاکمان فوجداری کے لیئے

چونکه حال میں سرکیولر نمبر ۱۹۹۵ مورخه ۱۷ اکتوبر کے روسے جو یکم نوامبر گذشته کے اردو گزت میں مشتهر هوا حاکمان دیوانی کو اطلاع کی گئی که صرف یهی ایک قانون ۳۰ سنه ۱۸۴۱ ع هی که جسکی روسے اهانت عدالت کے جرم کی سزا هوسکتی هی اور جرم حیله وبهانه بی الحقیقت درمیان جرم موانع دادهی کے که جسکی قانون مذکور کی روسے سزا هوسکتی هی داخل معلوم نهیں هوتا هی لهذا کلکته اور الہ آباد کے صاحبان نظامت عدالت کے حضور سے حکم هوا که تفسیر نمبر ۱۱۷۷ منسوخ متصور کی جاوے ٭

مقام الہ آباد — موزلی سمتهه

۳ فبروری سنه ۱۸۴۳ ع — رجسٹر

خلاصه

درباب تنسیخ تفسیر مطبوعه نمبر ۱۱۷۷ کے ٭

---

( ۴۱۸ )

ممالک مغربی کے جمیع حاکمان فوجداری کے لیئے

حسب الارشاد گورنمنٹ کے صاحبان نظامت عدالت صاحب ممتحن کیمیا کی چتهی نمبر ۵۴ مورخه ۱۰ ماہ گذشته کی نقل مشتهر فرماتے هیں تاکه ان صورتوں میں جوکه اسکے اندر مندرج هیں آپ همیشه صاحب موصوف کی تدابیر مجوزہ پر عمل کریں فقط

مقام الہ آباد — جی ایف ایڈمنسٹن

۴ اپریل سنه ۱۸۴۳ ع — ایکٹنگ رجسٹر

خلاصه

صاحب ممتحن کیمیا کی چتهی کی نقل اسکے مراتب مندرجه کی تعمیل کے واسطے مشتهر کرنیکے باب میں ٭

مجسٹریٹ قطعي هو وہ اُن مقدموں سے جوکہ قابل اپیل عدالت سشن هیں علیحدہ رکھے جایا کریں *

مقام الہ‌آباد
۲۲ اپریل سنہ ۱۸۴۳ ع

جي ایف ایڈمنسٹن
ایکٹنگ رجسٹر

خلاصہ

حکم درباب اِسکے کہ جب کسي مقدمہ منفصلہ صاحب مجسٹریٹ میں ایک جزو قابل اپیل هو اور دوسرا ناقابل اپیل عدالت سشن تو لازم هي کہ کواغذ مثل ان دونو فیصلوں کے جدا جدا رکھے جاویں *

---

( ۵۴۹ )

ممالک مغربي کے صاحبان سشن جج اور مجسٹرٹ اور جائینٹ مجسٹرٹ اور کماؤن کے کمشنر کے لیئے

بذریعہ اِس عدالت کے سرکیولر نمبر ۳۵۳ مورخہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۸۳۷ ع کے ممالک مغربي کے صاحبان کمشنر سرکٹ کو اطلاع دي گئي تهي کہ پابزنجیر رکھنا قیدیونکا وقت رات کے اُنکے مکانوں میں آنریبل کورٹ آف ڈائرکٹرس بہادر کے حضور سے ممنوع هواهي اور بلکہ کورٹ ممدوحہ کے مراسلات بهي باب مذکور میں حاکمان مذکورۂ بالا کے پاس بہیجے گئے تهے مگر درینولا ایک اِسي طرح کا واقعہ ظہور میں آیا اور اُس سے صاحبان نظامت عدالت کو اشتباہ هوتا هي کہ شاید دستور ممنوعہ جیسا چاهیئے تها ویسا متروک نہیں هوا هي لہذا صاحبان نظامت عدالت موافق حکم گورنمنٹ کے اِس امر کي بارثاني امتناع کرتے هیں اور ارشاد فرماتے هیں کہ صاحبان مجسٹریٹ کو کسي صورت میں روا نہوگا کہ واسطے حفاظت قیدیونکے اُنکو رات کے وقت اُنکے مکانوں میں پابزنجیر رکهیں لیکن درصورتیکہ کسي ضلع میں جیلخانہ ایسي طرز ناقص پر بنا هو کہ بدون اِس تدبیر ناپسندیدہ کے محفوظ رکھنا ان قیدیونکا جو کہ ساتھہ میعاد دراز کے مقید هوئے هیں ناممکن هو تو وهاں کے صاحب مجسٹرٹ پر فرض عین هي کہ فورا حقیقت حال واسطے اطلاع صاحبان نظامت عدالت کے تحریر کرے تا واسطے دفعہ کرنے اُس بات کے کچھہ تجویز کیجاوے یا ان قیدیوں کو کسي دوسرے جیلخانہ محفوظ میں بهیجدیاجاوے *

۲ مگر یہہ حکم صاحبان نظامت عدالت کے سرکیولر نمبر ۱۸۳ مورخہ ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۱۷ ع کے ناسخ نہیں یعنے جن صورتونمیں اور جن قیود سے کہ پابزنجیر رکھنا قیدیونکا از روے اُس سرکیولر کے مجاز تها ان صورتوں میں اور ان قیود سے اب بهي جائز هي کسواسطے کہ قیدي جو کارسڑک پر متعین هوتے هیں اور شب کو متي کے مکانوں یا گهاس کي جهونپڑیوں میں بسر لیجاتے هیں بلحاظ اُنکے یہہ دستور جاري رکھنا بالضرور واجب هي مگر ساتھہ اسکے

صاحبان مجسٹریٹ پر یہہ بھي واجب هی کہ جو مراتب کہ واسطے عدم وقوع آتش‌زدگي کے اور بھي واسطے نکالنے اور لیجانے قیدیوں کے درصورت ایسے واقعات کے سرکیولر مذکور میں مندرج هیں اُن پر کمال توجہہ رکھیں اور اسي قسم کي جو باتیں کہ اُسکي دانست میں مناسب معلوم هوں اُن پر عمل کرے اور جو صاحب کہ اس باب میں کسیطرح کي تغافل کریگا وہ مورد عتاب صاحبان نظامت عدالت کا هوگا ●

مقام الہ‌آباد — جي ایف ایڈمنسٹن

۲۹ اپریل سنہ ۱۸۴۳ ع — ایکٹنگ رجسٹر

خلاصہ

حکم درباب مرعي رکھنے سرکیولر نمبر ۳۹۳ مورخہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۸۳۷ ع کے جسکے رو سے پابزنجیر رکھنا قیدیوں کا اُنکے مکانوں میں وقت رات کے ممتنع هی اور بھي درباب تعمیل سرکیولر نمبر ۱۸۳ مورخہ ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۱۷ ع کے ساتھہ اور نئي تجویزات شایستہ کے جو کہ مناسب معلوم هوں ●

---

( ۵۵۰ )

ممالک مغربي اور اضلاع ساگر و نربدا کے صاحبان سشن‌جج اور کماؤں کے کمشنر کے لیئے

صاحبان نظامت عدالت ارشاد فرماتے هیں کہ جن حکموں کے رو سے کہ بشرط ثبوت جرایم کے سزاے دایم‌الحبس بطریق جلاے وطن آنسوے سمندر کے جائز هی صاحبان سشن‌جج کو اِن حکموں پر بخوبي توجہہ کرني لازم هی اور صاحبان ممدوح یہہ بھي فرماتے هیں کہ جب کوئي مقدمہ تجویزي واسطے احکام صاحبان نظامت عدالت کے مرسل هو اور صاحب سشن‌جج اُس مقدمہ میں سزاے دایم‌الحبس مناسب جانے اور اُسکي تحریک کرے تو اُسکو واجب هی کہ اُس میں موافق اپني راے کے بتصریح لکھہ دے کہ آیا سزاے دایم‌الحبس بطریق جلاےوطن آنسوے سمندر کے منظور هی یا جلاےوطن کسي دوسرے ملک میں یا صرف جیلخانۂ ضلع میں اور جب کہ سزاے دایم‌الحبس کے ساتھہ جلاےوطن آنسوے سمندر صاحب سشن‌جج کي دانست میں مناسب نہو تو اُسکو واجب هی کہ جو چٹھي کہ ازروے احکام سرکیولر کے همراہ روبکاري بھیجي جاتي هی اس میں وجہہ تجویز نکرنے جلاےوطن آنسوے سمندر کي تحریر کرے ●

مقام الہ‌آباد — جي ایف ایڈمنسٹن

۲۹ اپریل سنہ ۱۸۴۳ ع — ایکٹنگ رجسٹر

خلاصہ

حکم درباب اِسکے کہ جب صاحبان سشن کوئي مقدمہ تجویزي واسطے احکام صاحبان نظامت عدالت کے بتحریک سزاے دایم‌الحبس ارسال کریں تو اُسمیں ساتھہ تزاند چند لفظوں کے تصریح نہ تجویز کرنے جلاےوطن آنسوے سمندر کے کردیا کریں ●

( ۵۵۵ )

ممالک مغربي کے حاکمان فوجداري کے لیئے

صاحبان نظامت عدالت حسب‌الارشاد گورنمنٹ کے فرماتے هیں که جب نه صاحبان مجسٹریٹ کو واسطے کسي قدر عرصهٔ قلیل کے بهي اپنے صدر مقام سے غیرحاضر رهنے کي ضرورت پڑے آنکولازم هی که اپنے جائینٹ مجسٹریٹ کو یا کسي اورتابع کو جو که مقام مذکور میں موجود هو کارجیلخانه وغیرہ سرشته‌جات پر جو که آسکے سپرد هو براے چندے منصرم کرجایا کریں اوربعد آسکے حقیقت حال واسطے اطلاع صاحبان نظامت عدالت کے معروض رکها کریں *

مقام الهآباد — جي ایف ایڈمنسٹن

۲۸ اپریل سنه ۱۸۴۳ ع — ایکٹنگ رجسٹر

خلاصه

حکم درباب اسکے که جب صاحبان مجسٹریٹ واسطے کسي قدر عرصهٔ قلیل کے بهي اپنے صدر مقام سے غیرحاضر هوا چاهیں تو کام جیلخانه وغیرہ سرشته‌جات کا اپنے جائینٹ مجسٹریٹ یا کسي اورتابع کے هاتهه براے چندے تفویض کرجایا کریں *

---

( ۷۹۳ )

ممالک مغربي اورساگر اورکماؤں کے جمیع صاحبان مجسٹریٹ اور عهده‌داران مهتمم جیلخانه کے لیئے

صاحبان نظامت عدالت بملاحظه کواغذ ریٹرن کے جو که جمیع صاحبان مجسٹریٹ ممالک مغربي نے مطابق حکم سرکیولر نمبر ۲۲۰ مورخه ۲۲ فبروري گذشته کے ارسال کیئے هیں یهه ارشاد فرماتے هیں که کیفیتیں درباب اموات اور امراض آن قیدیوں کے جو که بفاصلهٔ بعیده مامور هیں بموجب نقشه مندرجه ذیل کے مرتب هوا کریں اور جو ڈاکٹران هندستاني که همراه ایسے مقیدین کے جو که مقام صدر سے فاصلهٔ بعید پر مامور هیں متعین هوں آنکو حکم دیا جاے که وہ فورا هر مهینے کے آخر پر یهه ریٹرن سات

یهه کواغذ ریٹرن صاحب سول سرجن کے ذریعه سے صاحب مجسٹریٹ کي خدمت میں بهیجے جانے لازم هیں

نهایت درستي اور صحت کے تیار کرکے ارسال کیا کریں اور اگر وہ ریٹرن * بصحت تمام مرتب نهونگے تو وہ آنکي بابت مستوجب مواخذہ هونگے *

۲ مگر جو دستور که بالفعل تمام ممالک مغربي میں جاري هی که جب کوئي قیدي مرض سخت میں گرفتار هوتا هی تو واسطے معالجه کے دارالشفاے صدر میں طلب رکها جاتا

هی یا جب کوئي قیدي اتفاقیه دفعة وفات پاتا هی تو صاحب سول سرجن آسکے لاشه کو ملاحظه فرماتا هی سو یهه دستور ازروے اِس کیفیت میعادي کے نسخ و باطل نه سمجها چاهیئے *

۳ . صاحبان صدر نظامت مناسب جانتے هیں که صاحب سول سرجن اُن مقامات اضلاع میں جهاں که قیدي لوگ کام پر مامور هوں اکثر آمد و رفت رکهے اور وقت جانے کے اپنے تابعین کو اطلاع ندے تاکه اُنکو آسکي تشریف آوري کا هردم خیال بنا رهے اور وہ سب اپنا کار بهشیاري کرتے رهیں اور صاحبان نظامت عدالت کو یقین هی که اگر صاحبان مجسٹریٹ صاحبان سول سرجن کو آنکي خدمات سے اِس باب میں بخوبي آگاہ کردیں تو وہ واسطے انسداد امور مذکر اور اصلاح غلط تحریري ڈاکٹران هندستاني کے اعانت کرنے میں اغماض نکریں اور یهه جو گورنمنت نے بذریعه حکم مورخه ۲۱ اپریل * سنه ۱۸۳۷ ع کے سرکیولر صاحبان کمشنر سرکت کے لیئے گورنمنت کي طرف سے بپاس اِن دوروں کے بهتا یعنے مصارف سفر مقرر کیا هی سو بپاس اسکے هی که بنظر مصارف کے اِس باب میں کچهه عذر درمیان نه آوے اور اگرچه واسطے دورہ کرنے کے آنکے نام آس میں کوئي حکم نهیں مگر آس سے یهه مترشح هوتا هی که جب آنکو اور کاموں سے فرصت هو تو وہ مقامات بعیدہ میں جاکر ملاحظه کریں که معالجه کس وضع پر هوتا هی اور جو کچهه آپ مناسب جانیں سو هدایت کریں تاکه فاصلۂ بعیدہ کے قیدي بصحت اور تندرستي رهیں *

۴ صاحبان مجسٹریٹ کو لازم هی که مضمون اِس سرکیولر کا اپنے اپنے علاقے کے صاحبان سول سرجن کو لکهه بهیجیں *

مقام الهآباد
۲ جون سنه ۱۸۴۳ ع

جي ایف ایڈمنسٹن
ایکٹنگ رجسٹر

خلاصه

اشتهار دربابِ اجراے ایک نقشۂ جدیدۂ اموات و امراض آن مقیدین کے جو که مقام صدر سے فاصلۂ بعید پر مامور هیں *

نقشه اموات اور امراض مقیدین مقام ———.——— کا بابت مهینے ——————— کے

| تعداد تمام قیدیونکي | [illegible] | [illegible] | کب دارالشفا میں داخل هوا | کب دارالشفا سے نکلا | کب دارالشفاء صدر میں بهیجا گیا | [illegible] | [illegible] | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|

ابسٹرکٹ

| تعداد تمام قیدیوں کي جنکا که اثناء ماہ میں معالجه هوا | تعداد اُن قیدیوں کي جو که دارالشفاء صدر میں بهیجے گئے | [illegible] | تعداد اُن قیدیوں کي جو که دارالشفاء مقام میں عرصۂ معینۂ دو روز سے زیادہ رکهے گئے اور اُنمیں سے هرایک کے رکهنے کي وجهه |
|---|---|---|---|

( ۱۱۰۴ )

ممالک مغربي کے جمیع صاحبان مجسٹریٹ اور جائینٹ مجسٹریٹ کے لیئے

۱ ممالک بنگالہ کے صاحبان نظامت عدالت نے اپنے سرکیولر مورخہ ۱۸ جون سنہ ۱۸۴۱ ع کے جوابوں پر اور ممالک مغربي کے صاحبان نظامت عدالت نے اپنے سرکیولر مورخہ ۲۳ جولائي سنہ ۱۸۴۱ ع کے جوابوں پر ملاحظہ فرمایا چونکہ معلوم ہوا کہ رجسٹروں کے جو نقشے مشتہر کیئے گئے تھے اُنکو ممالک بنگالہ اور ممالک مغربي کے بیشتر صاحبان مجسٹریٹ نے پسند کیا ھے بلکہ بعضوں نے اُنکو رائج بھي کردیا ھے اور وہ جو کسي کسي نے اُنکے بعضے مراتب کے بدل دینے کے واسطے لکھا ھے سو فضول ھے اور چنداں ضرورت نہیں رکھتا اسواسطے صاحبان موصوف ارشاد کرتے ھیں کہ وہ نقشے اُنکے علاقہ کے سب ضلعونمیں رائج ھو جاویں *

۲ جو مراتب کہ اُن رجسٹروں کے نقشوں کے ساتھہ لکھہ کر اشتہار کیئے گئے تھے وہ یہاں صاحبان مجسٹریٹ کي اطلاع و آگھي کے واسطے پھر تحریر کیئے جاتے ھیں *

۳ غرض اُن رجسٹروں کے عمل در آمد کرنے سے یہہ ھے کہ اگر کواغذ دفتر میں سے کسیکے دیکھنے کي حاجت پڑے تو وہ بآساني نکل آوے اور مجرمان فراري کے مقدموں میں جسقدر تحقیقات کہ ھوچکي ھو اُس سے جلد آگھي ھوجاوے *

۴ پس بلحاظ مراتب بالا چاھیئے کہ ھرایک صاحب مجسٹریٹ کي کچہري میں دو بہي رجسٹري کلیہ اور چھہ بہي جزیہ مرتب کي جاویں *

بہي رجسٹري کلیہ میں سے ایک میں تو وہ عرضیاں درج کیجاویں جو خود صاحب مجسٹریٹ کے حضور پیش ھوں *

اور دوسري میں وہ رپورٹیں جو داروغگان پولیس نے بھیجي ھوں *

تفصیل بہي ھاے جزیہ یہہ ھے *

۱ مقدمات سنگین کي *

۲ مقدمات خفیف کي *

۳ فیصلجات عدالت تابع کي اپیلوں کي *

۴ اُن روبکاریوں کي جو اضلاع غیر سے آئي ھوں *

۵ مقدمات حسب منشاء قانون ۴ سنہ ۱۸۴۰ ع کي *

۶ مراتبات متفرقہ کي *

۵ جتنے فوجداري مقدمے پیش ھوں وہ سب چاھیئے کہ اول رجسٹر کلیہ کے اندر درج کیئے جاویں اور پھر تجویز اور فیصلہ کے واسطے رجسٹر جزیہ کے اندر نقل کرلیئے جائیں لیکن جاننا چاھیئے کہ جو مقدمے عدالت تابع کے سپرد ھونگے وہ اُس رجسٹر میں نقل نہ کیئے جاوینگے اور جسوقت کہ کسي مقدمہ میں حکم اخیر صادر ھو تو وہ محافظ دفتر کے پاس بھیجدیا جاوے اور وہ اپنے پاس ایک بہي رکھے کہ جسمیں اُن سب مقدمونکو بہ ثبت نمبر اور حال مقدمہ

اور نام متخاصمین اور جرم اور نام تھانہ کے لوربقید ماہ و سال کے درج کرلیا کرے اور حکم اخیر کا خلاصہ بھی اُس میں لکھہ لیوے اور ایک جدے خانہ میں یہہ بھی یادداشت کے لیئے لکھہ رکھے کہ اُنکی مثلیں دفتر کے اندر کس جگہہ رکھی ھیں پس جب تک کہ یہی دستور جاری رھیگا مقدمات کی مثلوں کے نکالنے میں کسیطرح کی دقت نہ پڑیگی مثلا اگر صاحب مجسٹریٹ یہہ جاننا چاھے کہ فلاں شخص نے جو عرضی کہ یکم مارچ سنہ ۱۸۴۰ ع کو گذرانی تھی وہ کیا ھوئی تو اُسے چاھیئے کہ اول عرضیوں کے رجسٹر کلیہ میں دیکھے اُس سے یہہ معلوم ھوجاریگا کہ وہ مقدمہ فلانی تاریخ کو بطریق جرم خفیف کے اُسنے خود فیصل کیا تھا اور جرایم خفیف کی بہی میں درج کرکے محافظ دفتر کے پاس بھیجدیا تھا یا یہہ کہ وہ مقدمہ تجویز کے واسطے صدرالصدور کے سپرد ھوا تھا اور درصورت جرم سنگین کے رجسٹر کلیہ میں دیکھنے سے دریافت ھوگا کہ وہ مقدمہ جرایم سنگین کے کونسے رجسٹر جزیہ میں درج ھی اور اُس رجسٹر کے ملاحظہ سے معلوم ھوگا کہ آیا وہ مقدمہ محافظ دفتر کے پاس بھیجدیا گیا تھا یا عدالت تابع کے سپرد ھوا تھا •

۶ درباب مجرمان فراری کے اگر نقشجات مندرجہ قانون ۳ سنہ ۱۸۱۲ ع درستی کے ساتھہ مرتب رھیں• تو چندا کچھہ حال چاھیئے وہ سب عندالحاجت اُنسے دریافت ھوسکتا ھی لیکن اُنمیں ایک خانہ کی کمی ھی اگر وہ زیادہ کردیا جاے تو پھر وہ نقشہ خوب مکمل ھو جاویں اور اسیواسطے صاحبان مجسٹریٹ کو چاھیئے کہ اُنمیں ایک خانہ اور بڑھادیں اور اُسکے اندر مقدمہ کا نمبر اور اُسکے پیش ھونیکا سنہ اورنشان اس بات کا کہ دفتر میں اُسکی مثل کہاں رکھی ھی درج کیا کریں •

۷ اگر یہہ سب کاغذات یعنی دو بہی کلیہ اور چھہ بہی امورات مرجوعہ کی اور ایک مقدمات منفصلہ کی اور نقشجات مندرجہ قانون ۳ سنہ ۱۸۱۲ ع بترمیم دفعہ بالا بطرز شایستہ مرتب رکھے جاوینگے تو عندالحاجت اُنسے سب حال دریافت ھوجاویگا یہہ سب کاغذات صاف اور سریع الفہم ھیں اور اُنسے نہ کچھہ محنت بڑھتی ھی اور نہ انمیں زیادہ خرچ پڑتا ھی

مقام الہ‌آباد جی ایف ایڈمنسٹن

۱۶ اگست سنہ ۱۸۴۳ ع ایکٹنگ رجسٹر

## خلاصہ

جو رجسٹر کہ صدر کلکتہ کے سرکیولر مورخہ ۲۸ جون سنہ ۱۸۴۱ ع اور صدر الہ‌آباد کے سرکیولر مورخہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۴۱ ع کے ساتھہ مشتہر ھوئے تھے اُنکو صاحبان مجسٹریٹ کی عدالتوں میں عمل درآمد کرنیکے باب میں •

## رجسٹر اول

رجسٹر کلیۂ اُن عرضیوں کا جو کہ یکم جنوري سنہ ۱۸۴۱ ع سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۴۱ ع
تک خود صاحب مجسٹریٹ ضلع فلاں کے حضور پیش ہوئیں

| نمبر رجسٹر ھذا | نام سائل | تاریخ | جرم | حکم |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | رام داس | یکم جنوري .. | زد و کوب .... | سپرد صدرامین ہوا |
| ۲ | شیخ عاقل .. | ایضا .. | زخم شمشیر ... | اظہار لینے کا حکم ہوا اور جرم سنگین کے بہی‌نویس کے پاس بھیجا گیا |
| ۳ | امام‌الدین ... | دوم جنوري .. | انسداد راہ آمد و رفت | مجرم داروغہ کے سپرد ہوا تاکہ وہ رپورٹ لکھے اور مقدمات متفرق کے بہی‌نویس کے پاس بھیجا گیا |
| ۴ | رام دھن .. | ایضا ... | زد و کوب .... | صدرامین‌اعلی کے سپرد ہوا |

## دوم

رجسٹر کلیۂ اُن رپورٹوں کا جو کہ یکم جنوري سنہ ۱۸۴۱ ع سے لغایت تاریخ فلاں
داروغہ پولیس ضلع فلاں سے وصول ہوئیں

| نمبر رجسٹر ھذا | نام تھانہ | تاریخ وصول رپورٹ | مضمون رپورٹ | حکم |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | کنڈوا .. | یکم جنوري .. | رپورٹ درباب اسکے کہ موضع دھگارام میں، خون ہوا | جرایم سنگین کے بہی‌نویس کے پاس بھیجا گیا اور داروغہ کو حکم ہوا کہ جلد تحقیقات کرکے کیفیت بھیجے |
| ۲ | بان‌پور | ایضا .. | رپورٹ بہ‌مضمون خیر و عافیت | داخل دفتر ہوئي |
| ۳ | بلسہ .. | ایضا .. | درباب چالان مقدمہ دزدي مویشي وغیرہ | سپرد جائینٹ مجسٹریٹ ہوا |
| ۴ | ھگلي | ایضا ... | درباب نقب‌زني خانہ رامدھن کے | مقدمہ کي تحقیقات کا حکم ہوا اور مقدمات سنگین کے بہی‌نویس کے پاس مرسل |

نقشۂ محافظ دفتر

| ۱<br>نمبر مقدمہ | ۲<br>نوعیت مقدمہ یعنی سنگین یا خفیف وغیرہ | ۳<br>نام متخاصمین | ۴<br>جرم | ۵<br>تھانہ | ۶<br>ماہ و سال | ۷<br>حکم اخیر | ۸<br>محافظ دفتر کي یادداشت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نمبر ۱ | مقدمہ سنگین ... | | | | | | طبلق نمبر ۱ اور بستہ نمبر ۴ میں رکھا گیا |

نمبر ۱

بہي جرایم سنگین حسب حکم سرکیولر مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۱۱ ع

| نمبر رجسٹر ھذا | نام مدعي | نام مدعاعلیہ | جرم | تاریخ رجوع نالش | نام مجرموں کے جو بضمانت دیں اور جو سپرد حوالات | خلاصہ حکم | حکم اخیر |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | شیخ ماقل | نجم الدین و معین الدین | زخم بضرب شمشیر | ۱ جنوري | | وارنٹ جاري ھوا | |
| ۲ | رام موھن | | قتل نجم الدین | ایضا .. | | حکم تحقیقات | |
| ۳ | رام دھن | | نقب زني .. | ایضا .. | | حکم تحقیقات و طلب رپورٹ | |

نمبر

بہي جرایم خفیف حسب حکم سرکیولر مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۱۱ ع

| نمبر رجسٹر ھذا | نام مدعي | نام مدعاعلیہ | جرم | تاریخ | خلاصہ حکم | حکم اخیر |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | علي بخش | ھرموھن و دوارکا ناتھہ | زدوکوب | ۲ جنوري | سمن جاري ھوا | |
| .. | کشن ... | رام سہاے و تلسي .. | زدوکوب | ۳ جنوري | سمن جاري ھوا | |

نمبر ۳

بہي اپيل

| نمبر | نام اپيلانت | تاريخ رجوع اپيل | کسکے حکم کي اپيل | خلاصه حکم | حکم اخير |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | |

نمبر ۴

بہي روبکاريات موصوله ضلع غير

| نمبر | نام ضلع | تاريخ وصول روبکاري | مضمون روبکاري | خلاصه حکم | حکم اخير |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | |

نمبر

بہي مقدمات مرجوعه حسب منشاء قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع

| نمبر | نام مدعي | نام مدعا عليه | تاريخ رجوع عرضي يا وصول رپورٹ | تاريخ | خلاصه حکم | حکم اخير |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | |

نمبر

بہي مقدمات متفرقه

| نمبر | نام اهل مقدمه | تاريخ رجوع نالش | اصل حال مقدمه | خلاصه حکم | حکم اخير |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | |

بہي رجسٹر فراریان مجرم جرم سنگین و مشتبہ بجرم سنگین

| نام و ذات مجرم | جرم اور آسکی تاریخ | عمر تخمینا | حلیه | مسکن | انعام گرفتاري | تاریخ گرفتار ہونے یا خود حاضر آنے مجرم کي عدالت میں یا پہنچنے خبر صحیح وفات مجرم کي | نمبر مقدمه و سال رجوع مقدمه و نشان نگاہداشت مثل مقدمه |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | |

جي ایف ایڈمنسٹن

ایکٹنگ رجسٹر

---

( ۱۲۹۷ )

ممالک مغربي کے تمام حاکمان فوجداري کے لیئے

بنظر رفع شک کے صاحبان نظامت عدالت ارشاد فرماتے ہیں که جب صاحب مجسٹریٹ کسي عورت یا مرد زخمي کو صاحب سرجن کے پاس آسکے زخم کے ملاحظه کے واسطے بہیجیں تو صاحب سرجن اس بات کي تجویز کریں که آیا وہ زخمي علاج کے لیئے اسپتال میں رکھنے کے قابل هی یا نہیں هی اور اس باب میں جیسا وہ تجویز کرینگے ویسا هي عمل میں آویگا *

مقام الہ آباد

۳۰ اگست سنہ ۱۸۴۳ ع

جي ایف ایڈمنسٹن

ایکٹنگ رجسٹر

خلاصه

اگر صاحب مجسٹریٹ کسي زخمي کو صاحب سرجن کے پاس ملاحظه کے لیئے بہیجیں تو اُس زخمي کو اسپتال میں رکھنے کے باب میں صاحب سرجن کا حکم ناطق ہوگا *

---

مفصلهٔ ذیل کي تفاسیر قوانین جو که صدر دیواني اور نظامت عدالت کے
حضور سے صادر هوئیں جمیع عدالتوں کي اطلاع اور هدایت کے لیئے
مشتهر کي جاتي هیں

( نمبر ۱۲۹۰ )

هگلي کے صاحب سشن جج نے سوال مفصلهٔ ذیل پیش کیا که ،، دریںولا ایک مقدمه میرے زیر تجویز هی جسمیں صاحب مجسٹریٹ نے ایک مجرم

قانون ۴ سنه ۱۸۲۵ ع — کے حق میں ایک برس کي قید اور ۵۰ روپیه جرمانه اور در صورت

قانون ۸ سنه ۱۸۲۸ ع — نه ادا کرنے جرمانه کے اور دو مهینے کي قید کا حکم نافذ کیا اور

یهه بهي حکم دیا که مجرم مذکور ایک برس کے لیئے فعل ضامني داخل کرے اور اگر داخل نکر سکے تو ایک برس اور قید رهے ،، اس سے صاحبان مجسٹریٹ کا اختیار دو برس سے زیاده تک هوتا هی اور یهه امر میري دانست میں قانون ۸ سنه ۱۸۲۸ ع کے احکام کے خلاف هی لهذا اِس باب میں صاحبان نظامت عدالت کي راے چاهتا هوں *

اسمیں یهه تجویز هوئي که جو اختیار قانون ۴ سنه ۱۸۲۵ ع کے روسے صاحبان جج کو مفوض هی اُس سے قانون ۸ سنه ۱۸۲۸ ع کچهه علاقه

ممالک بنگاله ۸ جنوري — سنه ۱۸۴۰ ع — نهیں رکهتا تفسیر هذا کے روسے صاحبان مجسٹریٹ کو اجازت

ممالک مغربي ۸ فبروري — هی که ازروے قوانین سابق کے جو اختیار اُنکو مفوض هی

اُسکي حد غایت تک حکم سزا نافذ کریں اور علاوه اُسکے فعل ضامني کا طلب کرنا اور در صورت نه داخل کرنے فعل ضامني کے ایک برس کي قید کا حکم دینا بهي اُنکو جائز هوگا یعني کل اختیار سزاے حبس کا بشرط فعل ضامني نه داخل کرنیکے تین برس کے عرصه سے زیاده نهو *

( ۱۲۹۱ )

ایک چھاونی کی حد کے اندر زید اور عمر میں لین دین ہوتا ہی مگر وے وہاں بودباش نہیں رکھتے ہیں زید نے لشکری کورٹ آف ریکویسٹس میں نالش کرکر ڈگری حاصل کی عمرو اپنے تئیں عدالت مذکور کی حکومت سے باہر خیال کرکر زر ڈگری کے ادا کرنے میں متامل ہوا عدالت موصوفہ نے بجبر اُس سے دلوایا اور عمرو نے جو روپیہ کہ زر ڈگری کی بابت ادا کیا تھا اُسکی بازیافت کے لیئے عدالت دیوانی میں نالش درپیش کی *

لشکری کورٹ آف ریکویسٹس کے فیصلہ کا مرافعہ صاحبان عدالت دیوانی سماعت نہیں کر سکتے

ممالک مغربی ۱۳ فبروری ممالک بنگالہ ۱۹ مارچ ۱۸۲۹ تجویز ہوئی کہ اس قسم کے مقدمات قوانین مروجہ کے رو سے عدالت دیوانی کی تجویز کے قابل نہیں *

---

( ۱۲۹۲ )

قانون ۱۶ سنہ ۱۷۹۳ ع کی دفعہ ۲

یہہ تجویز ہوئی کہ قانون ۱۶ سنہ ۱۷۹۳ ع کی دفعہ ۲ کے احکام کے رو سے صدرالصدوروں کو بشرط رضامندی فریقین کے مقدمات کا پنچایت میں سپرد کرنا روا ہوگا *

ممالک بنگالہ ۲۶ مارچ ممالک مغربی ۱۰ اپریل

چونکہ سوال مذکور فقط صدرالصدوروں کے ہی باب میں تھا لہذا جواب میں بھی اُنھیں کے نام کی قید کی گئی

---

( ۱۲۹۳ )

قانون ۵ سنہ ۱۸۳۱ ع کی دفعہ ۶ کی ضمن ۴
ممالک مغربی ۳۰ اپریل
ممالک بنگالہ ۳۰ جولائی

جس اشتہارنامہ کے جاری کرنیکے لیئے کہ قانون ۵ سنہ ۱۸۳۱ ع کی دفعہ ۶ کی ضمن ۴ کے رو سے حکم ہی اُسکو مدعی علیہ کے نام اطلاعنامہ جاری کرنے سے پیشتر مشتہر کرنا لازم ہی اور جو دعویدار کہ اشتہار مذکور کے حکم کے بموجب حاضر ہونگے اُن سب کو اپنے اپنے حصہ کے موافق خرچہ دینا پڑیگا *

---

( ۱۲۹۴ )

قانون ۵ سنہ ۱۸۳۱ ع کي دفعہ ۱۹ کي ضمن ۲
ممالک بنگالہ ۱۴ مئي
ممالک مغربي ۲۸ مئي

يہہ تجويز ہوئي هى کہ جب صدر امين اعلى قانون ۵ سنہ ۱۸۳۱ ع کي دفعہ ۱۹ کي ضمن ۲ کے روسے اپني راے کي تجويز ثاني کے مناسب ہونيکي بابت صاحب جج کو اطلاع دے اور صاحب ممدوح کي راے اُس سے مختلف ہو تو جو حکم کہ صاحب ممدوح اُسکي بابت نافذ کريگا سو قطعي ہوگا اور صدر ديواني عدالت کے حضور اپيل ہونے پر تغير و تبديل نہو سکيگا *

---

( ۱۲۹۵ )

دستورالعمل احکام جرمانہ کے باب ميں جو کہ منصف اپنے عملہ کي نسبت نافذ کرتا هى
ممالک بنگالہ ۲۱ مئي
ممالک مغربي ۱۸ جون

يہہ تجويز ہوئي هى کہ جو جرمانہ منصف اپنے اہل عملہ پر کريگا اُسکے وصول کرنيکے ليئے صاحب جج کي پيشتر منظوري حاصل کرنيکے بدون تدابير عمل ميں نہ لاسکيگا اور اسيطرح صاحب ممدوح کي اجازت کے بدون معاف بهي نکرسکيگا ليکن اگر احکام مذکورہ کواغذ دفتر ميں تحرير اور منصف کے دستخط سے صحيح نہيں ہوئے تو اس صورت ميں منصف بے اطلاع صاحب جج کے البتہ جرمانہ معاف کرسکتا هى *

---

( ۱۲۹۶ )

قانون ۱۷ سنہ ۱۸۳۷ ع دفعہ ۳۳ اور ۳۵
ممالک مغربي ۲۱ مئي
ممالک بنگالہ ۱۸ جون

اعظمگڈہ کے صاحب سشن جج کي استصواب کي بابت يہہ تجويز ہوئي کہ رعاياء برٹن ميں سے جو لوگ مفصل ميں بودوباش رکہتے هيں اُنسے قانون ۱۷ سنہ ۱۸۳۷ ع کي دفعہ ۳۳ اور ۳۵ اس باعث سے کہ اشخاص مذکور کسي قانون کے روسے ممالک هند کي گورنمنٹ کے احکام سزا کي بابت حاکمان ضلع کے مطيع نہيں هيں کچهہ علاقہ نرکهيں گي *

( ۱۲۹۷ )

قانون ۱۲ سنه ۱۸۴۳ ع کي دفعه ۲ کي ضمن ۲

جیسور کے صاحب جج کي اس امر کي استصواب کي بابت که آیا قانون ۱۲ سنه ۱۸۴۳ ع کي دفعه ۲ کي ضمن ۲ کے احکام مقدمات مفلسي سے بهي علاقه رکهتے هیں که نهیں *

ممالک بنگاله ۲۸ مئي
ممالک مغربي ۱۸ جون

یهه تجویز هوئي که دستورالعمل مذکور جمیع مقدمات عهد و پیمان سے جو که موکل اور وکیل کے درمیان آپس میں قرار پائے هیں متعلق هي *

---

( ۱۲۹۸ )

آپسمیں عهد و پیمان هونا مالک اراضي کو آن کاموں کي بجاآوري سے جو که از روے قوانین آسپر متحتم هیں بري نهیں کرسکتا

ترهت کے صاحب مجسٹریٹ کے استصواب مندرجهٔ ذیل کي بابت یهه تجویز هوئي که مالک اراضي اور کسي اور شخص کے آپسمیں عهد و پیمان هونا مالک اراضي کو آن کاموں کي بجاآوري سے جو که از روے قوانین سرکاري کے آسپر واجب اور متحتم هیں بري نکرسکیگا *

دفعه ۲ صاحبان عدالت پر واضح هوگا که اس ضلع کي بیشتر اراضي کشتکاران نیل کو اجاره دي هوئي هي اور وے اکثر رعایاء برتن هیں پٹے اور قبولیتوں میں شرایط اجاره کے ساتهه همیشه یهه شرط بهي مندرج هي که جو امورات بلحاظ پولیس کے احکام قوانین کے روسے مالک اراضي پر مفروض هیں آن سب کي بابت ٹهیکهدار یا پٹهدار ذمهدار هوگا مگر بلحاظ کشتکاران نیل کے یهه شرط بالکل عبث هي کیونکه بالفعل کوئي قانون نهیں جسکے روسے قوانین مذکوره کے احکام کے نقض کي بابت رعایاء برتن کو سزا دیني مجهے روا هو لهذا میں استفسار کرتا هوں که اس قسم کي شرط کي تعمیل کرانی صاحب مجسٹریٹ پر واجب و لازم هي که نهیں اور آیا مالک اراضي ایسے ایک نایب مقرر کرنے سے جو که بعضے قوانین کا مطیع نهیں اور نه جسکو مقرر کرنا قوانین مروجه کے روسے جائز هي مندرجهٔ قوانین مذکوره کي ذمهداري سے بري هوسکتا هي یا نهیں میري دانست میں تو یهه معلوم هوتا هي که وه بري نهیں هوسکتا اور اسطرح کے مقدمه میں صاحب مجسٹریٹ کو مالک اراضي مذکور کو ذمهدار سمجهنا لازم هي لیکن پهر بهي اس باب میں صاحبان صدر سے استصواب کرنا مناسب معلوم هوا *

ممالک بنگاله ۲۸ مئي
ممالک مغربي ۲۲ جون

یہہ تجویز ہوئي ہی کہ تین سو روپیہ سے کم کي قسط کا دعوی جو کہ اُس تعداد سے زیادہ کے تمسک کے روسے مرجوع

قانون ۵ سنہ ۱۸۳۱ ع کي دفعہ ۵ ضمن ۲
ممالک بنگالہ ۱۶ جولائي
ممالک مغربي ۱۳ اگست

ہوا اور جس میں مدعي نے جوابدھي نکي منصف کي سماعت کے قابل ہوگا اور یہي قاعدہ تین سو روپیہ سے کم زر بقایا کے دعوي سے بھي جواراضي کے اجارہ کي بابت واجب الادا ہو اور جو اُس سے زیادہ تعداد کے پٹہ کے روسے پیش ہو اور جسمیں مدعي نے جوابدھي نکي ہو متعلق ہوگا *

---

( ۱۳۰۵ )

قانون ۶ سنہ ۱۸۲۹ ع کي دفعہ ۶ ضمن ۱
ممالک بنگالہ ۱۶ جولائي
ممالک مغربي ۲۰ اگست

یہہ تجویز ہوئي ہی کہ قانون ۶ سنہ ۱۸۲۹ ع کي دفعہ ۶ کي ضمن ۱ کے احکام کا نقض یعني سرکاري معبر کے قریب خلاف حکم اپني کشتیوں کا چلانا ایک خطا ہی جسکے لیئے صاحب مجسٹریٹ ازروے اُس اختیار کے جو قانون ۹ سنہ ۱۸۰۷ ع کي دفعہ ۱۹ کے احکام کے بموجب اُسکو حاصل ہی حکم سزا نافذ کرسکیگا *

---

( ۱۳۰۶ )

قانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ ع کي فہرست ۱ کي ضمن ۲
ممالک مغربي ۲۰ جولائي
ممالک بنگالہ ۲۰ اگست

جو اقرارنامہ کہ بقید مشاہرہ اور خوراک یومیہ کے ایک مختارکار کو اُسکي خدمتگذاري کے عرصہ کے لیئے دیا جاے اُسکو ازروے قانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ ع کي فہرست ۱ کي ضمن ۲ کے کاغذ اسٹامپ پر تحریر کرنا لازم ہی *

---

( ۱۳۰۷ )

قانون ۲۰ سنہ ۱۸۱۷ ع کي دفعہ ۱۰ کي ضمن ۵
ممالک بنگالہ ۳۰ جولائي
ممالک مغربي ۲۰ اگست

جیسور کے صاحب سشن جج کي استصواب کي بابت یہہ تجویز ہوئي کہ جو حکم سزا صاحب مجسٹریٹ قانون ۲۰

سنه ١٨١٧ ع كي دفعه ١٠ كي ضمن ٩ كے روسے نافذ كريگا أسكا اپيل صاحب سپرنتنڈنت پوليس كے حضور نهيں مگر صاحب سشن جج كي خدمت مد هوگا *

( ١٣٠٨ )

قانون ٢٣ سنه ١٨١٤ ع كي دفعه ٢٥ ضمن ٣

زيد بذريعه ايک بيعنامه كے املاک غيرمنقوله كي دخل دهاني كي بابت منصف كي عدالت ميں عمرو پر نالش كرتا هى مگر مقدمه كے مرجوع هونے كے بعد اور فيصله سے پيشتر جو حق حقوق كه عمرو اشياء مذكور ميں ركهتا تها سو عدالت كي اجراے ڈگري كے ليئے صاحب كلكٹر نے بكر كے هاتهه نيلام كرڈالے اب سوال يهه هى كه آيا منصف بكر كو مدعى عليهوں ميں داخل كرنيكي بابت ترميم سوال منظور كرسكتا هى كه نهيں يا صاحب جج هي أسكو اس امر كي اجازت دے سكتے هيں *

ممالک مغربي ٢٠ اگست
ممالک بنگاله ١٧ ستمبر

يهه تجويز هوئي كه ان صورتوں ميں مدعي كي عرضي بكر كو مدعى عليهوں ميں داخل كرنيكے ليئے حسب مراد قوانين مروجه كے جنميں از روے قانون ٤ سنه ١٧٩٣ ع كي دفعه ٥ كے أس سهو كي بابت جو كه غلطي نادانستگي يا اور كسي سبب سے واقع هو تبديلي مندرج هيں ترميم سوال سے (جسكے سماعت كرنيكا منصف كو اختيار نهيں) مناسبت نهيں ركهتا مقدمهٔ مرفوعه ميں نه تو كسي غلطي كي تصحيح مراد هى اور نه كسي سهو كي ترميم مگر اس امر كے اختيار اور عدم اختيار كي بابت سوال هى كه آيا مدعي أن واقعات كي بابت جو كه مقدمه كے مرجوع هونيكے بعد پيش آئيں اور جنميں أسكا كچهه اختيار نه تها سوال داخل كرسكتا هى كه نهيں لهذا حكم هوا كه مدعي كا سوال بكر كو مدعى عليهوں ميں داخل كرنيكے ليئے منظور اور أسكے بموجب مقدمه كا تجويز كرنا منصف كو روا هوگا *

( ١٣٠٩ )

قانون ١٢ سنه ١٨٣٣ ع كي دفعه ٢ كي ضمن ٥
ممالک مغربي ١٥ ستمبر
ممالک بنگاله ٢٢ اكتوبر

يهه تجويز هوئي كه قانون ١٢ سنه ١٨٣٣ ع كي دفعه ٢ كي ضمن ٥ كے احكام جميع مقدمات سے خواه وه مفلسي كے هوں خواه كوئي اور متعلق هونگے *

( ١٣١٠ )

قانون ٦ سنه ١٨٢٣ ع كي دفعه ٥ كي ضمن ٤

اله آباد كے صاحب جج نے سوال كيا كه آيا قانون ٦ سنه ١٨٢٣ ع كي دفعه ٥ كي ضمن ٤ سے يهه مراد هى كه جو جرمانه كه رعيت معاهد پر كيا جاوے أسكي حد غايت

ممالک مغربي ۲۴ ستمبر
ممالک بنگاله ۲۲ اکتوبر

معه زر تقاوي کے سود کے زر تقاوي کي نسبت سه‌چند سے زيادہ نهو يا آنکه زر جرمانه زر تقاوي سے سه‌چند تک هو اور جو سود که مقدمه کے فيصله تک زر تقاوي مذکور کي بابت واجب هوا وہ بهي اُس پر ايزاد هو *

يهه تجويز هوئي که مراد قانون يهه هی که زر تقاوي کے سه‌چند روپيه ميں زر سود بهي داخل هی *

---

( ۱۳۱۱ )

مجنونوں کي املاک کے باب ميں جو که فقط اشياء منقوله سے هی صاحبان عدالت مداخلت نهيں کرسکتے
ممالک مغربي ۱۵ اکتوبر
ممالک بنگاله ۵ نوامبر

مجنونوں کي املاک کے باب ميں جو که فقط اشياء منقوله سے هی ديواني عدالتوں کو ازروے کسي قانون کے مداخلت کرني جائز نهيں *

---

( ۱۳۱۲ )

نديا کے صاحب مجسٹريٹ نے بلحاظ قانون ۵ سنه ۱۸۱۲ ع کي دفعه ۷ سے ۱۰ تک اور

قانون ۵ سنه ۱۸۱۲ ع کي دفعه ۷ سے ۱۰ تک
قانون ۱۱ سنه ۱۸۲۲ ع کي دفعه ۳۲ اور ۳۳
قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کي دفعه ۴

قانون ۱۱ سنه ۱۸۲۲ ع کي دفعات ۳۲ اور ۳۳ کے تجويز کيا که جو تعلقه که مالک سابق نے بطريق پٹني کے کسيکو ديا اُسکو خريدار نيلام عدالت ديواني ميں قرق کرنيکے حق کے ثابت کرنيکے بدون قرق کر کر باطل نهيں کرسکتا اور ازروے ملاحظه قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کے اُسکي راے ميں کچهه اور تجويز درست معلوم نهوئي سواے خريدار نيلام کو حکم دينے کے که جو طريق که ازروے قوانين کے دخليابي کے باب ميں مروج هيں وہ اُنکے بموجب عمل کرے *

يهه تجويز هوئي که اگر کسي مقدمه ميں جو که ازروے قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کے مرجوع هوا ايک محال کا خريدار نيلام اظهار کرے که ميں اپنے اختيار جائزہ پر عمل کرتا هوں تو قانون مذکور کي دفعه ۱۰ کے بموجب صاحب مجسٹريٹ کو اپني طمانيت کرني لازم هی که آيا اراضي متنازعه اُس قسم کي هی جو قوانين مروجه کے روسے محفوظ هی درصورتيکه اراضي مذکورہ اس قسم کي نهو تو خريدار نيلام کو اپنے حقوق پر عمل کرنيکي بابت کسي عدالت ميں درخواست کرنيکي کچهه ضرورت نهوگي *

ممالک بنگاله ۲۲ اکتوبر
ممالک مغربي ۲۶ نوامبر

( ١٣١٣ )

قانون ۲۸ سنه ۱۸۱۴ ع

ایک مقدمه جسمیں که مدعي نے ابتداے نالش میں اسٹامپ کے کاغذ پر سوال پیش کیا تھا مگر جب که سوال مذکور کي ترمیم کي بابت تتمه سوال و جواب داخل کرنیکے لیئے حکم ھوا تو مفلسي کا عذر درمیان لایا •

زید نے عمر و پر دعوي کیا اور محصول اسٹامپ اور وکیل کا محنتانه بھي دیا مقدمه مذکور کي تجویز کے اثنا میں عمرو نے ایک ڈگري جاري کرا کر زید کي املاک نیلام کرالي مقدمه کے فیصله ھوئے کے بعد زید نے صدر دیواني عدالت میں اپیل پیش کي مقدمهٔ مذکور سوال کے ترمیم کے تجویز ثاني کے واسطے واپس مرسل ھوا اور اس ترمیم کے سبب کاغذ اسٹامپ کي قیمت اور وکیل کا محنتانه بہت زیاده ھوگیا زید کي املاک تو مدعی علیه کي ایفاے ڈگري کي بابت نیلام ھو ھي چکي تھي سو اُسنے مفلسي کا عذر پیش کیا اور کہا که کاغذ اسٹامپ کي بابت جو زیاده قیمت عدالت سے طلب ھی سو میں دینے کا مقدور نہیں رکھتا صدرالصدور نے یہه سمجھه کر که کوئي مقدمه جو ابتدا میں ھی بطریق مفلسي نہیں پیش ھوا سو اثناء تجویز میں مفلسي کے طور پر منظور نہیں ھوسکتا مدعي کے زر مذکور نه داخل کرنے پر مقدمه کو بہي میں سے خارج کیا اس پر صاحبان صدر دیواني عدالت کے حضور ایک سرسري اپیل پیش ھوئي اور سوال یہه ھی که آیا زید مذکور کي مفلسي کي بابت تحقیقات کرنیکے بعد اُسکو مفلسي میں ھي مقدمه کے جاري رکھنے کے لیئے اجازت دیني لازم تھي یا مقدمه مذکور کو نیست کرنا اور تمام زر دعوي کي بابت ازسرنو مقدمه پیش کرنیکے لیئے حکم دینا مناسب تھا یہه تجویز ھوئي که جب

ممالک مغربي ۳ دسمبر
ممالک بنگاله ۱۳ دسمبر

کوئي مدعي حکم عدالت کے بموجب ترمیم سوال پیش کرنے میں عذر مفلسي درمیان لاوے تو اُسکي مفلسي کي بابت تحقیقات کر کر اگر وه باثبات پہنچے تو اُسکي درخواست منظور کریں اور اگر مقدمه صدرالصدور یا صدر امین کي کچہري میں پیش ھو اور مدعي ترمیم سوال گذراننے میں مفلسي کا عذر پیش کرے تو صدرالصدور یا صدرامین کو جسکي کچہري میں که مقدمه دائر ھو لازم ھوگا که مدعي کو صاحب جج کے حضور مفلسي کي عرضداشت اور اپني اشیا کي فہرست گذراننے کے لیئے اجازت دیں اور صاحب جج کو اختیار ھی که خواه اُسکو تحقیقات کے لیئے صدرالصدور کے سپرد کریں یا خود اُسکي تحقیقات کریں •

( ۱۳۱۴ )

صاحبان صدر عدالت کے حضور سوالات مفصلۂ ذیل پیش ہوئے کہ

,, آیا کوئی مدعی علیہ جو مفلس نہیں ہی ازروے قانون ۹ سنہ ۱۸۳۹ ع اور تفسیر نمبر ۱۲۵۰ کے ایک مقدمہ کی بابت جو عدالت تابع کے حضور سے ایک مدعی مفلس کے حق میں فیصل ہوا سادہ کاغذ پر اپیل مرجوع کرسکتا ہی کہ نہیں ''

قانون ۹ سنہ ۱۸۳۹ ع

۲ ,, اور آیا مدعی علیہ مذکور عدالت تابع کی ڈگری کی نقل درخواست اپیل کے ساتھہ پیش کرنیکے لیئے سادہ کاغذ پر لینے کا مجاز ہوسکتا ہی کہ نہیں '' *

حکم ہوا کہ

مدعی علیہ جو مفلس نہیں ہی عدالت تابع کے فیصلہ کی بابت جو ایک مدعی مفلس کے حق میں فیصل ہوا سادہ کاغذ پر اپیل مرجوع نکرسکیگا *

ممالک بنگالہ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۱ ع
ممالک مغربی ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۴۲ ع

۲ جو مدعی علیہ کہ اپیل کرنا چاہے اُسکو عرضی اپیل کے ساتھہ پیش کرنیکے لیئے عدالت تابع کی ڈگری کی نقل سادہ کاغذ پر دینی روا ہی *

---

( ۱۳۱۵ )

جن مقدمات میں کہ درخواست اپیل صدر دیوانی عدالت میں پیش ہو اُنمیں اپیل دائر کرنیکی تاریخ عرضی اپیل کے داخل ہونیکے روز سے محسوب ہوگی اور جب کہ عرضی اپیل اُس عدالت میں جسمیں مقدمہ اول مرجوع ہوا درپیش ہو تو اُسکے دائر ہونیکی تاریخ قانون ۱۲ سنہ ۱۷۹۷ ع کی دفعہ ۳ کے بموجب عرضی اپیل مذکور کے صدر دیوانی عدالت کے حضور گذرنے کے دن سے شمار کی جائیگی یعنی اُس روز سے جس روز کہ سوال مذکور عدالت مندرجہ میں موصول ہوگا غرض کہ اپیلانٹ کو اُن دونوں صورتوں میں قانون ۲۹ سنہ ۱۸۴۱ ع کی دفعہ ۱ کے روسے اپیل دائر ہونیکی تاریخ سے چھہ ہفتہ کے اندر مقدمہ میں سوال و جواب کرنا ضرور ہی اب سوال یہہ ہی کہ مقدمہ میں سوال و جواب کرنیکے معنی کیا ہیں *

قانون ۲۹ سنہ ۱۸۴۱ ع کی دفعہ ۱

ممالک بنگالہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۴۱ ع
ممالک مغربی ۷ جنوری سنہ ۱۸۴۲ ع

حکم ہوا کہ اگر اپیلانٹ چھہ ہفتہ کی میعاد مذکورہ کے اندر اصالتا یا وکالتا حاضر ہوکر وجوہات اپیل نہ داخل کریگا تو اسکا اپیل ڈسمس ہوگا اور فقط وکیل کا مقرر کرنا مقدمہ کو ڈسمس ہونے سے بچانے کے لیئے کافی نہوگا *

( ۱۳۱۶ )

دهلي کے صاحب جج نے سوالات مفصلۂ ذیل پیش کیئے که

۱ ,, جس سارٹیفکٹ کا که قانون ۲۰ سنه ۱۸۴۱ ع میں ذکر هی اُسکے حاصل کرنیکے واسطے عرضي کاغذ اسٹامپ پر گذرني لازم هی که نهیں اور اگر لازم هی تو کس قیمت کے کاغذ پر'' *

۲ ,, آیا سارٹیفکٹ مذکور کے لیئے درخواست انگریزي زبان میں تحریر هوني چاهیئے یا زبان اردو میں '' *

۳ سارٹیفکٹ مذکور کاغذ اسٹامپ پر عنایت هوني چاهیئے که نهیں *

حکم هوا که

۱ قانون مذکوره کي دفعه ۲ میں حکم هی که درخواست سارٹیفکٹ ضلع یا شهر کي عدالت کے حضور پیش هوا کرے لهذا اُسکا قانون ۱۰ سنه ۱۸۲۹ ع کي فهرست ۲ کي ضمن ۷ کي قیمت معینه کے کاغذ پر تحریر هونا لازم هی *

۲ درخواست مذکوره اُس زبان میں جسکے لیئے از روے قانون حکم هی تحریر هو یعني دیسي زبان میں که تا وه شخص جو اُسمیں اعتراض اور عذر رکهتے هوں اور جو بیشتر اُسي زبان کے جانني والے هونگے اپیلانٹ کے دعوے کو بخوبي سمجهیں اور اُسکا جواب لکهیں مگر سایلوں کو اختیار هی که اگر وه چاهیں تو سوال کے ساتهه اُسکا ترجمه انگریزي بهي پیش کریں *

۳ قایم مقامي کي سارٹیفکٹ کے کاغذ اسٹامپ پر تحریر هونیکي بابت نه قانون ۲۰ سنه ۱۸۴۱ ع اور نه اور قوانین میں حکم خاص مندرج هی اور نه کوئي اُنمیں ایسا امر پایا جاتا هی جس سے یهه بات ثابت هوتي هو اسواسطے سارٹیفکٹ مذکور ساده کاغذ پر مرحمت هوني لازم هی *

ممالک مغربي ۱۴ جنوري
ممالک بنگاله ۱۱ فبروري سنه ۱۸۴۲ ع

---

( ۱۳۱۷ )

قانون ۴ سنه ۱۷۹۳ ع کي دفعه ۶
قانون ۳ سنه ۱۸۰۳ ع کي دفعه ۶

غازیپور کے صاحب جج نے سوال کیا که اگر کوئي مدعی علیه اصل مقدمه میں جوابدعوي داخل کرنیکے بعد حاضر نهو تو کیا کرنا لازم هی *

یهه تجویز هوئي که قانون ۴ سنه ۱۷۹۳ ع کي دفعه ۶ اور قانون ۳ سنه ۱۸۰۳ ع کے دفعه ۶ کے بموجب ایک اشتهار آٹهه دن کي میعاد کا جیساکه قوانین مذکوره میں حکم هی کچهري میں لگوانا اور درصورت نه حاضر هونے مدعی علیه کے اُس عرصه کے اندر مقدمه کو یکطرفي تجویز کرنا مناسب هی *

ممالک مغربي ۱۸ جنوري
ممالک بنگاله ۱۱ فبروري سنه ۱۸۴۲ ع

( ۱۳۱۸ )

قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ ع
ممالک مغربي ۲۸ جنوري
ممالک بنگاله ۱۱ فبروري سنه ۱۸۴۲ ع

يهه تجويز هوئي که جو مقدمات فوجداري قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ ع کے اجرا کے وقت زير تجويز هوں سو سب قانون مذکور کے هي بموجب فيصل کيئے جاويں •

---

( ۱۳۱۹ )

قانون ۱۹ سنه ۱۸۴۱ ع کي دفعه ۳ کي بابت يهه تجويز هوئي که جو اظهار و اقرار ازراه ايمان قانون مذکوره کے رو سے مطلوب هي اُسکي بجاآوري کي بابت دادخواه کو اصالتا حاضر هونا لازم هی اور اظهار اور اقرار مذکوره بذريعه ايک وکيل يا مختار کے جائز نهوگا •

قانون ۱۹ سنه ۱۸۴۱ع کي دفعه ۳
ممالک بنگاله ۱۱ فبروري
ممالک مغربي ۴ مارچ سنه ۱۸۴۲ ع

---

( ۱۳۲۰ )

قانون ۱۶ سنه ۱۷۹۳ ع کي دفعه ۲
ممالک بنگاله ۱۱ فبروري
ممالک مغربي ۴ مارچ سنه ۱۸۴۲ ع

يهه تجويز هوئي که قانون ۱۶ سنه ۱۷۹۳ ع کي دفعه ۲۰ کے احکام کے بموجب صدرامينوں اور منصفوں کو بشرط رضامندي فريقين کے مقدمات کا پنچايت ميں سپرد کرنا روا هوگا •

---

( ۱۳۲۱ )

مرادآباد کے صاحب جج نے استفسار کيا که آيا جو دستورالعمل درصورت سوال و جواب نه کرنے مدعي کے قانون ۲۳ سنه ۱۸۱۴ ع کي دفعه ۲۷ کي ضمن ۱ کے رو سے منصف کے ليئے مقرر هی اُسکو قانون ۲۹ سنه ۱۸۴۱ ع سے منسوخ اور باطل تصور کرنا اور آيا اسي سبب سے منصف کو درصورت عدم سوال و جواب کے چهه هفته کي ميعاد منقضي هونے تک مقدمه کے ڈسمس کرنے ميں توقف کرنا مناسب هی يا نهيں •

قانون ۲۳ سنه ۱۸۱۴ ع کي دفعه ۲۷
کي ضمن ۱
قانون ۲۹ سنه ۱۸۴۱ ع

ممالک مغربي ۱۸ فبروري
ممالک بنگاله ۸ اپريل سنه ۱۸۴۲ع

يهه تجويز هوئي که کوئي ضمن يا قانون جسکے رو سے درصورت عدم سوال و جواب مدعي کے منصف کو چهه هفته کي ميعاد کے اندر اور بعد منقضي هونے اشتهار معينه کي ميعاد کے مقدمه کے ڈسمس کرنيکي اجازت هي قانون ۲۹ سنه ۱۸۴۱ع سے منسوخ نهيں هوا قانون مذکوره سے يهه مراد هي که مقدمات جو دستور معينه سابق کے بموجب عرصهٔ مذکوره سے زياده تک پڑے رهتے تهے سو اب ڈسمس هوجايا کريں •

---

( ۱۳۲۲ )

قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ع
ممالک مغربي ۱۸ مارچ
ممالک بنگاله ۱ اپريل سنه ۱۸۴۲ع

اعظم گڈه کے صاحب سشن جج کي استصواب کي بابت يهه تجويز هوئي که قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ع ميں جو الفاظ "حکم سزا يا حکم" مندرج هيں سو اُن احکام سے جو که مقدمات کے اثناء تجويز ميں نافذ هوتے هيں علاقه نهيں رکهتے اور قانون مذکوره کے رو سے عدالت اعلی کو عدالت تابع کے ايسے احکام ميں يعني جو که مقدمات کے اثناء تجويز ميں نافذ هوئے مداخلت کرنيکے ليئے ممانعت نهيں •

---

( ۱۳۲۳ )

جو احکام که منصف مقدمات متفرق ميں نافذ کرتا هي اُنکے اپيل کي ميعاد کے شمار کي بابت دستورالعمل

الهآباد کے صاحب جج کي استصواب کي بابت يهه تجويز هوئي که جو احکام که منصف مقدمات متفرق ميں نافذ کرتا هي اور جنکي نقل ساده کاغذ پر مرحمت هوني لازم هي اُنکي اپيل کي ميعاد فيصله کي تاريخ سے شمار کي جائيگي مگر جتنے روز که نقل حکم کي درخواست کي تاريخ اور اُسکے تيار هونيکے اثناء ميں گذرينگے سو محسوب نهونگے •

ممالک مغربي ۹ مارچ
ممالک بنگاله ۸ اپريل سنه ۱۸۴۲ع

واضح هو که منصفوں کو لازم هي که نقل حکم کي درخواست اور اُسکے تيار هوچکنے کي تاريخيں نقل حکم پر لکهه ديا کريں •

---

( ۱۳۲۴ )

قانون ۱۷ سنه ۱۸۱۷ ع كي دفعه ۸ كي ضمن ۵
ممالك مغربي ۲۱ مارچ
ممالك بنگاله ۸ اپريل سنه ۱۸۴۲ ع

آگره كے صاحب سشن جج كي استصواب كي بابت يهه تجويز هوئي كه قانون ۱۷ سنه ۱۸۱۷ ع كي دفعه ۸ كي ضمن ۵ كے احكام مدهوش كرنے والي چيزوں كے كهلانے پلانے اور دزدي كے مقدمات سے علاقه نهيں ركهتے •

---

( ۱۳۲۵ )

قانون ۱۱ سنه ۱۸۳۵ ع

ضلع بهار كے صاحب سشن جج نے سوال كيا كه اگر كسي شخص پر قانون ۱۱ سنه ۱۸۳۵ ع كے احكام كے نقض كا جرم ثابت هو تو آيا اُسكي نسبت صاحب مجسٹريٹ كو بموجب حكم قانون مذكور كے حكم حبس معه جرمانه صادر كرنا ضرور هي كه نهيں اور اگر هي تو درصورت نه ادا هونے زر جرمانه كے مجرم كو زياده ميعاد تك مقيد ركهنا مجاز هي كه نهيں اگر مجاز هي تو كسقدر زياده ميعاد تك •

سوال اول كا يهه جواب ديا گيا كه هاں حكم حبس معه جرمانه صادر كرنا ضرور هي اور درباب دوسرے سوال كے صاحب سشن جج كو قانون ۲ سنه ۱۸۲۹ ع كے ملاحظه كرنيكے ليئے حكم ديا •

صدر كلكته ۱۱ فبروري صدر الهآباد ۱۱ مارچ سنه ۱۸۴۲ ع •

---

( ۱۳۲۶ )

قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ ع

مرادآباد كے صاحب سشن جج كي استصواب كي بابت يهه تجويز هوئي كه جو مقدمات اپيل كه كسي جائينٹ مجسٹريٹ كے حضور فيصل هوئے اُنكا اپيل ازروے قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ ع كے صرف صاحب سشن جج كي خدمت ميں هوسكيگا اور اسي سبب تفسير ۸۵۸ اور سر منسوخ هوئي •

صدر الهآباد ۱۲ فبروري صدر كلكته ۲۶ مارچ سنه ۱۸۴۲ ع •

---

مرادآباد کے صاحب جج نے سوال دیا کہ قانون ۲۹ سنہ ۱۸۴۱ ع کي دفعہ ۲ میں جو یہہ عبارت جامع تحریر هوئي هی یعني ,, جمیع مقدمات میں جنمیں کہ مقدمہ یا اپیل ڈسمس هو'' تو آیا اس سے یہہ مطلوب هی کہ نہیں کہ اگر

قانون ۲۹ سنہ ۱۸۴۱ ع کي دفعہ ۲

رسپانڈنٹ بدون طلب هونے کے مقدمہ اپیل میں جواب داخل اور وکیل مقرر کرے اور وہ مقدمہ اپیل قانون مذکورہ کے بموجب ڈسمس هو تو خرچہ رسپانڈنٹ کو دلایا جاوے اسمیں یہہ تجویز هوئي کہ چونکہ فریق ثاني اتفاقا بدون طلب هونے کے حاضر هوا پس وہ دستورالعمل جسکے طرف صاحب جج ایما کرتا هی اس شخص سے متعلق نہیں هی کیونکہ جب تک فریق مذکور طلب نکیا جائیگا تب تک بموجب اصطلاح کے رسپانڈنٹ نکہا جائیگا اور صاحب جج کو یہہ بھي حکم هوا کہ تفسیر ۹۷۵ جس میں لفظ مذکور کے معنے ,, فریق مخالف'' قرار دیئے گئے هیں ملاحظہ کرے ۰

صدر الہ آباد ۲۸ فبروري صدر کلکتہ ۳ مارچ سنہ ۱۸۴۲ ع ۰

---

( ۱۳۲۸ )

پٹنہ کے صاحب سشن جج کي استصواب کي بابت یہہ تجویز هوئي کہ صاحب سشن جج کو قانون ۲۵ سنہ ۱۴ ع کي دفعہ ۱۵ اور قانون ۱۷ سنہ ۱۸۱۶ ع کي دفعہ ۷ کي ضمن ۸ کے بموجب جو مقدمہ کہ اسکے زیر تجویز هی اسمیں اختیار هی کہ عہدہداران تہانہ کي نسبت جنپر کوئي ایسا جرم ثابت هو جسکے سبب انکا خدمت سرکاري سے خارج کرنا مناسب معلوم هو حکم معزولي صادر کرے ۰

قانون ۲۵ سنہ ۱۸۴۱ ع کي دفعہ ۱۵

قانون ۱۷ سنہ ۱۸۱۶ ع کي دفعہ ۷ کي ضمن ۸

صدر کلکتہ یکم مارچ صدر الہ آباد ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۴۲ ع

---

( ۱۳۲۹ )

قانون ۷ سنہ ۱۸۱۹ ع کي دفعات ۵ اور ۶

ضلع چوبیس پرگنہ کے صاحب مجسٹریٹ نے سوالات مفصلۂ ذیل پیش کیئے اور جوابات انکے هر سوال کے برابر تحریر کیئے گئے ۰

سوال اول — اگر مستري موچي اور اور اهل حرفہ کسي شخص سے زر پیشگي لے لیں اور بدون تقرر اس امر کے کہ آیا کتنے مدت تک کام هوگا اور کس وضع کا کام هوگا کار مذکور کے کردینے کا اقرار کریں تو حکم قانون مندرجۂ حاشیہ ان لوگوں سے منسوب هوگا کہ نہیں ۰

(۳۲۳)

جواب اول — بدون تعین اس امر کے کہ کتنی مدت تک کام ہوگا اور کس وضع کا کام ہوگا قانون ۷ سنہ ۱۸۱۹ ع کی دفعہ ۵ مقدمات مذکورۂ بالا سے تعلق نرکھیگی *

سوال دوم — مقدمات مذکور بموجب احکام مزبورہ کے کس مجسٹریٹ کے قابل سماعت ہیں آیا اس ضلع کے صاحب مجسٹریٹ کے جہاں قرار ہوا یا جہاں کام بننے کو تھا یا اس ضلع کے صاحب مجسٹریٹ کے جہاں مجرم سکونت رکھتا ہی یا جہاں وہ بھاگ کر چلا گیا ہی *

جواب دوم — مقدمات مذکور خواہ اُس ضلع میں مرجوع ہوں جہاں قرار ہوا تھا یا اُس ضلع میں جہاں مجرم سکونت رکھتا ہو *

صدر کلکتہ ۱۸ مارچ صدر الہآباد ۲۷ مئی سنہ ۱۸۴۲ ع *

---

(۱۳۳۰)

قانون ۳۱ سنہ ۱۸۴۱ ع

ترہت کے صاحب سشن جج نے جو دستورالعمل کہ قانون ۳۱ سنہ ۱۸۴۱ ع میں اپیل مقدمات فوجداری کی بابت معین ہوا اُسکے باب میں سوالات مفصلۂ ذیل پیش کیئے اور اُن دونوں کا جواب انکاریہ یعنی بنفی دیا گیا *

سوال اول — اگر ایک شخص جسکو بنظر مقدار سزاے مجوزہ کے استحقاق اپیل حاصل ہو اپیل رجوع کرے تو صاحب سشن جج صاحب مجسٹریٹ کے حکم کو اُسی مقدمہ میں نسبت دوسرے شخص کے کہ سزا اُسکی درمیان حد مندرجۂ دفعہ ۸ و ۹ قانون ۹ سنہ ۱۷۹۳ ع کے ہو نسخ کرسکتا ہی کہ نہیں *

سوال دوم — اگر ایک شخص درحقیقت استحقاق اپیل رکھتا ہو اور وہ اپیل رجوع کرنے میں تغافل یا خطا کرے تو اُسی مقدمہ میں دوسرے شخص کو جسکی سزاے مجوزہ حدود معینہ مذکورۂ بالا سے تعلق رکھتی ہی اجازت اپیل دی جاوے کہ نہیں *

صدر کلکتہ ۲۹ مارچ صدر الہآباد ۲۰ مئی سنہ ۱۸۴۲ ع *

---

(۱۳۳۱)

قانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ ع

ڈھاکہ کے صاحب جج نے ایک دستاویز جو کاغذ سادہ پر اُسکے حضور گذری تھی واسطے ثبت چھاپہ اسٹامپ کے حاکمان مال کے پاس بھیجنے کا حکم دیا اور حاکمان مال کی اُسمیں یہہ راے ہوئی کہ کاغذ مذکور پر چھاپہ اسٹامپ کی کچھہ ضرورت نہیں اسمیں صاحب جج نے صاحبان صدر سے استصواب کی اور وہاں یہہ تجویز ہوئی کہ چونکہ امور مذکورۂ بالا کی تنقیح کی بابت ازروے قانون کے حاکمان مال اور صاحبان بورڈ پروِت نمک و افیون

کو اختیار حاصل هی پس جس دستاویز کي بابت که حاکمان مال اور صاحبان بورڈ ممدوح ضرورت اسٹامپ تجویز نکریں آسکو صاحبان جج بلا تامل منظور کریں
صدر کلکته یکم اپریل صدر الهآباد ۱۵ اپریل سنه ۱۸۴۲ ع

---

( ۱۳۳۲ )

سلهٹ کے صاحب سشن جج کي استصواب پر یهه تجویز هوئي که کوئي اپیل قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ ع کے بموجب قابل منظوري نهیں الا اس صورت میں که تاریخ اصدار حکم اور حکم سزا سے ایک مهینے کے اندر مرجوع هو اوراس لحاظ میں ازروے قانون کے عدالت اپیل کو کچهه اختیار نهیں هی ٭

قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ ع

صدر کلکته یکم اپریل صدر الهآباد ۲۸ اپریل سنه ۱۸۴۲ ع ٭

---

( ۱۳۳۳ )

قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع

بداؤں کے ایکٹنگ مجسٹریٹ نے چٹهي مندرجهٔ ذیل درباب استفسار تفسیر قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کے بعض مقدمات بیدخلي کي نسبت بریلي کے صاحب سشن جج کے نام بهیجي تهي اور صاحب سشن جج نے ممالک مغربي کے صاحبان نظامت عدالت کي خدمت میں ابلاغ رکهي - عبارت چٹهي مذکور یهه تهي - میں کچهه مقدمات بیدخلي جو قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کے بموجب عمل میں آئي هی آپکے ملاحظه کے واسطے ارسال کرتا هوں ٭

| | | |
|---|---|---|
| تهان سنگهه اور ایک شخص مدعي | بنام | هرکارا سنگهه مدعی علیه |
| موتي وغیره مدعیان | بنام | پورن پرکار سنگهه مدعی علیه |
| رانی سهکارن مدعیه | بنام | دولت سنگهه مدعی علیه |
| موتي وغیره مدعیان | بنام | پورن پرکار سنگهه مدعی علیه |

آپ پر واضح هو که یهه جمیع تنازعات زمینداروں اورکلکنه داروں کے درمیان واقع هیں اور کچهه قطعات اراضیات کے دخل کے واسطے نهیں مگر حق سربراهي اور وصول بهیجے کي بابت اور چونکه مجهے اشتباه هی که آیا حکم قانون مذکور ان مقدمات سے تعلق رکهتا هی که نهیں اسواسطے آپ صاحبوں کي راے کا طالب هوں ٭

علاوه انکے میں لسي قسم کے اورتین ٭ مقدمے جنمیں مجهسے پهلے حاکم نے زمیندار کے عذر حق مالکیت پر نظر نکر کر بلحاظ دخل سابق کے کلکنه‌دار کے حق میں تجویز قبض و دخل کي آپکے حضور ارسال رکهتا هوں ٭

| | | |
|---|---|---|
| پرمانند مدعي | بنام | گنگارام وغیره مدعی علیهما |
| بخش الله وغیره مدعیان | بنام | کمال الدین مدعی علیه |
| سداسکهه لعل مدعي | بنام | چودهري عبدالعلي مدعی علیه |

میري دانست میں یہہ اتا هی که اگر مقدمات هذا ان مقدمات میں جنکا قانون مزبور میں ذکر هی داخل هیں تو اُنکي بابت بموجب دفعه ۱۰ کے عمل کرنا لازم تها یعني زمیندار بیدخل نکیا جاتا بلکه سربراهي اُسکے محالات کي اُسیکے اختیار میں رهتي اور جو چاهتا تها اُسکو حکم هوتا که وہ اپنے بیدخل کرنیکے اختیار کي بابت عدالت میں رجوع کرے مگر اب مقدمه کي یہه صورت هی که مالکان اراضي کو جنکو حق قرقي اور بیدخلي حاصل هی یہه حکم هوا هی که اس اختیار پر عمل کرنیکي بابت جو اُنکو بسبب مالکیت اراضي کے آپ سے آپ حاصل هی عدالت سے استجازت کریں مراد قانون درحقیقت یہه نہیں معلوم هوتي هی اور میرے قیاس میں یہه آتا هی که ازروے قانون مذکورہ کے جمیع مقدمات اس امر کي بابت که آیا مالک اراضي نے اختیار جائز یا ناجائز پر عمل کیا هی قوانین مروجه کے بموجب فیصل هونے چاهیئیں کیونکه حکم قوانین کے بموجب اُسکو سواے چند قیود کے بالکل اختیار قرقي اور بیدخلي حاصل هی ٭

دستخط آر بي ماگن

اس پر یہه تجویز هوئي که چٹهي مذکورۂ بالا میں جو کچهه که درباب عدم اختیار صاحبان مجسٹریت کے مقدمات مذکورہ کي نسبت تحریر هوا هی سو بجا هی ٭

صدر الهآباد ۱۵ اپریل صدر کلکته ۲۷ مئي سنه ۱۸۴۲ ع ٭

( ۱۳۳۴ )

قانون ۲۹ سنه ۱۸۴۱ ع میں جو یہه شرط هی که جو اپیل که بعلت عدم پیروي کے ازروے دفعه ۱ کے ڈسمس هو اور اُسکو پهر ازسر نو دائر کرنا چاهیں تو چاهیئے که میعاد اپیل منقضي نهو گئي هو اُسکے باب میں فرخ آباد کے صاحب جج کے استصواب کي بابت یہه تجویز هوئي که چونکه حکم قانون عام هی پس جمیع مقدمات اپیل سے متعلق هی اور اسي سبب سے اگر کوئي شخص جسنے عدالت

قانون ۲۹ سنه ۱۸۴۱

ضلع میں اپیل پیش کیا هی مراتب مندرجهٔ قانون ۲۹ سنه ۱۸۴۱ ع میں قاصر هو اور اپیل مذکور اُس قانون کے حکم کے بموجب ڈسمس کیا جاے تو وہ پهر اپیل دائر نکرسکیگا ٭

صدر اله آباد ۱۵ اپریل صدر کلکته ۲۷ مئي سنه ۱۸۴۲ ع ٭

( ۱۳۳۵ )

حسب استصواب صاحب جج مرادآباد کے یہه تجویز هوئي که احکام قانون ۱۵ سنه ۱۸۱۶ ع فوج کے هندستاني ارریگلر عہدہ داروں اور سپاهیوں سے جو افغانستان یعني ملک غیر میں واسطے لڑائي کے مامور هیں متعلق هیں ٭

قانون ۱۵ سنه ۱۸۱۶ ع

صدر الهآباد ۲۸ اپریل صدر کلکته ۲۰ مئي سنه ۱۸۴۲ ع ٭

( ۱۳۳۶ )

ایک مقدمہ عدالت ضلع بہاگلپور کا بموجب قانون ۲۷ سنہ ۱۸۳۸ ع کی دفعہ ۲ کے عدالت ضلع پرنیا میں منتقل ہوا اور صاحب جج پرنیا نے وہ مقدمہ تجویز کے واسطے اپنے ایک صدرامین کے سپرد کیا اسمیں حسب استصواب پرنیا کے صاحب جج کی یہہ تجویز ہوئی کہ اپیل فیصلہ صدرامین مذکور کا عدالت ضلع بہاگلپور میں نہیں مگر صاحب جج پرنیا کے حضور ہوگا *

قانون ۲۷ سنہ ۱۸۳۸ ع کی دفعہ ۲

صدر کلکتہ ۱۳ مئی صدر الہ آباد ۲۷ مئی سنہ ۱۸۴۲ ع

---

( ۱۳۳۷ )

بلحاظ صاحبان صدر کے سرکیولر مطبوعہ نمبر ۱۷۷ مورخہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۴۱ ع اور ممالک مغربی کے صاحبان صدر کے سرکیولر مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۴۲ ع کے تپرا کے صاحب جج نے امینوں کی خدمات اور اجرت کی بابت سوالات مفصلۂ ذیل پیش کیئے *

سرکیولر دربارۂ دیوانی جلد ۳ نمبر ۱۷۷

سوال اول جب کہ علاوہ تحقیقات موقع کے پیمایش اراضیات کی ضرورت پڑے تو صاحبان عدالت ایک محرر اور ایک دو مردھہ بمتابعت امین کے اوپر ایسی وجہہ اجرت کے جو کہ اجرت امین سے زیادہ تو نہیں مگر اُسکے علاوہ ہو مقرر کرسکتا ہی کہ نہیں *

سوال دوم اگر ایک وسیع قطعۂ اراضی پر دخل دلانا ہی اور بذریعہ ایک امین کے عرصۂ معقول میں اُس کام کا انجام متعذر ہو تو صاحب عدالت اُسکے لیئے ایک دو اسسٹنٹ اوپر اجرت علیحدہ کے جو کہ اجرت امین سے زیادہ نہو مقرر کریں کہ نہیں *

سوال سوم اگر ایک قطعۂ وسیع اراضی پر دخل دلانا ہو اور کام بہت بڑا ہو تو اُس صورت میں صاحب عدالت امین کو فی یوم ۱۲ آنہ کے حساب سے زیادہ اجرت پر مقرر کرسکتا ہی کہ نہیں *

درجواب پہلے اور دوسرے سوال کے ارشاد ہوا کہ ہاں کرسکتے ہیں اور بلحاظ تیسرے سوال کے حکم دیا گیا کہ نہیں کرسکتے *

صدر کلکتہ ۱۳ مئی صدر الہ آباد ۳ جون سنہ ۱۸۴۲ ع

---

( ۱۳۳۸ )

میمنسنگ کے صاحب سشن جج کی استصواب کی بابت کہ قانون ۲ سنہ ۱۸۳۲ ع کی دفعہ ۲ کی ضمن ۲ میں جو یہہ حکم ہی کہ مقدمات نقب زنی اور دزدی میں

جنمیں حرب و ضرب نہیں ہوئي تحقیقات صرف اس شخص کي مرضي پر جسکے یہاں
چوري ہوئي منحصر ہی تو آیا ان صورتوں میں ازروے
قانون ۲ سنہ ۱۸۳۲ ع کي قانون مذکورہ کے اُس شخص پر تھانہ میں اطلاع نقھرلي
دفعہ ۲ کي ضمن ۲ وغیرہ کرني واجبات سے ہی کہ نہیں یہہ تجویز ہوئي
که اگر شخص مذکور زمیندار نہیں ہی جسکو که ایسے امور
کي رپورٹ کرني ضرور ہو تو ازروے قانون کے اُسکي اطلاع دہي اُس پر واجبات سے نہوگي *
صدر کلکتہ ۱۳ مئي صدر الہ‌آباد ۱۰ جون سنہ ۱۸۴۲ ع

---

( ۱۳۳۹ )

الہ‌آباد کے صاحب جج نے استصواب کیا که آیا احکام قانون ۲۹ سنہ ۱۸۴۱ ع عدالتہاے
منصف سے اُن مقدمات میں جنمیں که ہنوز جوابدعوي داخل
قانون ۲۹ سنہ ۱۸۴۱ ع نہیں ہوا متعلق ہی که نہیں اُسمیں صاحبان صدر نے یہہ تجویز
کي که قانون مذکورہ تفسیر نمبر ۷۵۸ کا ناسخ سمجھنا چاهیئے
مگر کوئي مقدمہ بعلت عدم پیروي کے جوابدعوي داخل کرنے سے پیشتر قبل انقضاے
میعاد چھہ ہفتہ کے خارج نہوگا *
صدر الہ‌آباد ۱۸ مئي صدر کلکتہ ۱۰ جون سنہ ۱۸۴۲ ع

---

( ۱۳۴۰ )

میرٹھہ کے صاحب جج کي استصواب کي بابت یہہ تجویز ہوئي که جو مقدمات که
محالات مالگذاري کے حصوں کي بابت دائر ہوں اُنمیں قیمت اُنکي قیمت مشخصہ پر
نہیں جیسا که بعضے ضلعوں میں دستور ہی مگر قانون
قانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ ع کي ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ ع کي فہرست ۲ کي ضمن ۸ کي تذبیه کے
فہرست ۲ کي ضمن ۸ کي بموجب محال مذکور کے جس حصہ کي بابت که دعوي
تذبیه ہی اُسکي جمع پر تشخیص کي جائیگي یعني مثلاً اگر
ایک ہزار روپیہ کي ملک کے حصہ چہارم کي بابت نالش
ہو اور اُس ملک پر بطریق استمراري جمعبندي ہوئي ہی تو قیمت اُسکي ۷۵۰ روپیہ
ہونگے یعني حصۂ مذکورہ کي ڈھائي سو روپیہ کي جمع کا سہ چند *
صدر الہ‌آباد ۱۸ مئي صدر کلکتہ ۱۷ جون سنہ ۱۸۴۲ ع

---

( ۱۳۴۱ )

حسب استصواب صاحب جج فتحپور کے یہہ تجویز هوئي که اگر ایک شخص مسمی زید ایک ڈگري کو جو اُسکے حق میں نافذ هوئي هی عمرو کے نام منتقل کرے تو بپاس اسکے که انتقال مذکور عدالت دیواني میں جائز هو یہہ لازم

دستورالعمل درباب اِسکے که اگر ایک ڈگریدار ڈگري منتقل کرنا چاهے تو اُس میں کیا کرنا لازم هی

هوگا که زید یعني انتقال کنندہ اصالتًا یا بذریعه مختار کے جو که خاص اس امر کے واسطے معین هو زباني یا بدرخواست تحریري عمرو کے نام پر ڈگري کے منتقل هونےکا حال معروض رکھے تاکه حکمنامه اجراے ڈگري میں بجاے اصل ڈگریدار کے نام کے نام منتقل علیه کا درج هو *

صدر الهآباد ۲۰ مئي صدر کلکته ۱۷ جون سنه ۱۸۴۲ ع *

---

( ۱۳۴۲ )

درجواب استصواب صاحب جج ندیا کے چٹھي مندرجهٔ ذیل مرسل هوئي — چٹھي نمبر ۲۱۶ مورخه ۲۰ ستمبر گذشته که آپ کے حاکم متقدم نے ابلاغ کي تهي صاحبان صدر نے اُسکو ملاحظه کرکے یہہ ارشاد فرمایا هی که چونکه فیصلهٔ مذکور مورخهٔ ۲۸ دسمبر سنه ۱۸۴۰ ع هی پس عرصهٔ شش ماه جسمیں که ازروے قانون ۶ سنه ۱۸۱۳ ع کي دفعه ۳ کے اِجراے فیصله کي بابت درخواست گذراننے کے لیئے حکم هی ۲۹ جون سنه ۱۸۴۱ ع کے شروع هونے تک ختم نہیں هوا مگر اس سبب سے که ۲۸ تاریخ یعني روز آخري میعاد مذکورہ کو یوم تعطیل آپڑا اور ۲۹ کو بهي تعطیل رهي صاحبان

قانون ۶ سنه ۱۸۱۳ ع کي دفعه ۳

صدر یہہ تجویز فرماتے هیں که سائل بعد تعطیل روز اول کچهري کهلنے پر درخواست گذراننے کا مجاز هوسکتا تها *

بلحاظ سوال بالا کے یہہ قاعدہ کلیه مقرر هوا هی که جس شخص کي که ازروے قانون کے کوئي درخواست ایک عرصهٔ معینه میں گذرني لازم هی وہ مجاز هي که اگر روز اخیر میعاد پر روز یکشنبه یا کوئي اور تعطیل آپڑے توبعد اُسکے روز اول کچهري پر درخواست پیش کرے *

صدر کلکته ۱۸ اورصدر الهآباد ۲۹ مارچ سنه ۱۸۴۲ ع *

---

چاٹگام کے صاحب جج نے استفسار کیا کہ اگر کوئي شخص ولایت انگلستان کو چلا گیا
هی تو اُسکي نسبت نالش سماعت هوکہ نہیں

جن مقدمات میں کہ مدعی علیہ ملک غیرمیں چلاگیا هی اور اُسپر اطلاعنامہ جاري نہیں هوسکتا هی وہ سماعت نکیئے جائینگے

صاحبان صدر نے اسمیں یہہ تجویز کي کہ جب یہہ دریافت هو کہ اطلاعنامہ بنام مدعی علیہ جاري نہیں هوا هی اور نہ جاري هوسکتا هی تو اُس مقدمہ کو یکطرفي تجویز نہ کرنا چاهیئے *

صدر کلکتہ ۲۰ مئي صدر الہ‌آباد ۱۷ جون سنہ ۱۸۴۲ ع *

---

( ۱۳۴۴ )

قانون ۴ سنہ ۱۸۴۰ ع

یہہ تجویز هوئي هی کہ جس اسسٹنٹ مجسٹریٹ کو کہ اختیارات خاص حاصل هیں وہ مقدمات متعلقۂ قانون ۴ سنہ ۱۸۴۰ ع فیصل کرسکتا هی *

---

( ۱۳۴۵ )

باستصواب صاحب سشن جج ضلع چوبیس پرگنہ کے یہہ تجویز هوئي کہ کلال خانوں کا بہت رات گئے تک کہلا رهنا جرم ,, حرکت ناشایستہ ،، میں

قانون ۱۰ سنہ ۱۸۱۳ ع کي دفعہ ۳۲

داخل نہیں هی اور اسیواسطے صاحب مجسٹریٹ ازروے قانون ۱۰ سنہ ۱۸۱۳ ع کي دفعہ ۳۲ کے اس امر کي بابت سزا نہیں دے سکتا هی لیکن اگر کوئي هنگامہ یا کوئي اور امر قبیح درکانہاے مذکورہ کے اوقات ممنوع میں کہلے رهنے کے سبب واقع هو تو یہہ البتہ حرکت ناشایستۂ آبکار تصور کي جائیگي اور وہ سزاے حرکت ناشایستہ کا مستوجب و سزاوار هوگا *

صدر کلکتہ ۲۰ مئي سنہ ۱۸۴۲ ع صدر الہ‌آباد یکم جولائي سنہ الیہ *

---

( ۱۳۴۶ )

باستصواب صاحب جج ضلع پرنیا کے یہہ تجویز هوئي کہ حکم مندرجۂ دفعہ ۲۴ قانون ۱۲ سنہ ۱۸۱۷ ع جسکے روسے پٹواریوں کو حکم

قانون ۱۲ سنہ ۱۸۱۷ ع کي دفعہ ۲۴
قانون یکم سنہ ۱۸۱۹ ع کي دفعہ ۳ کي ضمن ۲

هی کہ بروقت طلب اپنے کواغذ حساب عدالتوں میں داخل کردیا کریں عدالتہاے توابع سے بہي متعلق هی اور اسیواسطے اگر کوئي منصف اُسکي تعمیل کرایا چاهے تو اُسکو لازم هی کہ پٹواري مذکور کو معہ ایک روبکاري اُس مضمون کے صاحب جج کي خدمت میں بهیجدے *

صدر کلکتہ ۲۴ جون سنہ ۱۸۴۲ ع صدر الہ‌آباد ۲ اگست سنہ الیہ *

( ۱۳۴۷ )

باستصواب صاحب سشن‌جج ضلع چوبیس پرگنه کے تجویز هوئي که صاحب مجسٹریٹ کسي ارافي کو ( خواه وه مالگذاري سرکار کي هو اور خواه بطریق کنکده‌داري ) جب تک که اُسکي بابت قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع کے روسے مقدمه دائر هی قرق نکرسکیگا اور نه صاحب کلکٹر کو مقدمه کے فیصل کرنے سے پیشتر قانون ۵ سنه ۱۸۲۷ ع کے روسے قرقي کے واسطے حکم دےسکیگا *

قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع

صدر کلکته ۲۴ جون سنه ۱۸۴۲ ع صدر الهآباد ۲ اگست سنه الیه *

( ۱۳۴۸ )

بنارس کے صاحب جج ایڈیشنل نے استصواب کیا که آیا جو ڈگري که بحق گورنمنٹ صادر هوئي وه بعد انقضاے میعاد دوازده سال کے تاریخ فیصله سے جاري هوسکتي هی یا نهیں اس میں یهه تجویز هوئي که قانون ۲ سنه ۱۸۰۵ ع کي دفعه ۲ جس‌میں یهه حکم هی که جو دعوي گورنمنٹ که بناء مقدمه سے ساٹهه برس کے اندر درپیش هوں وه قابل سماعت عدالتهاے دیواني هیں صرف اُن مقدمات کي سماعت اور تجویز اور تصفیه سے علاقه رکهتي هی جو که منجانب گورنمنٹ عدالتهاے دیواني میں دائر هوں اور مقدمات منفصله سے متعلق نهیں هی اوراسیواسطے تفسیر نمبر ۱۳۶ جسکے روسے یهه حکم هی که بشرط ثبوت وجهه کافي تاخیر کے ڈگریات بعد انقضاے میعاد باره برس کے بهي جاري هوسکتي هیں جمیع ڈگریات سے خواه وه بحق گورنمنٹ صادر هوئي هوں اور خواه بحق کسي اور شخص کے متعلق هی

قانون ۲ سنه ۱۸۰۵ ع کي دفعه ۲ دستورالعمل درباب اجراے ان ڈگریات کے جوکه بحق گورنمنٹ صادر هوئي هوں

صدر الهآباد یکم جولائي سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۲۲ جولائي سنه الیه

( ۱۳۴۹ )

صاحب سشن‌جج اعظم‌گڈه صاحبان صدر سے مستصوب هوا که آیا اگر کوئي شخص دخل و قبض اسباب وغیره اشیاء منقوله سے بزور اور بطریق غیرجائز بیدخل هو تو صاحب مجسٹریٹ واسطے واپسي اشیاء مذکوره کے اُس باب میں مداخلت کرسکتا هی یا نهیں اُس‌میں یهه تجویز هوئي که اگر بیدخلي اشیاء درحقیقت بالجبر اور بطریق غیرجائز عمل میں آئي هی تو صاحب مجسٹریٹ کي مداخلت اُس میں البته واجب اور مجاز هی لیکن

دستورالعمل درباب بیدخلي بالجبر اور غیرجائز کے اشیاء منقوله سے اور درباب اختیار مداخلت صاحبان مجسٹریٹ کے اُن مقدمات میں

درصورتیکه یہہ ثابت ہو کہ جس شخص کے قبضہ میں کہ شی متنازعہفیہ بالفعل ہی وہ اُس پر بجبر اور بطریق غیرجائز قابض نہیں ہوا ہی بلکہ بوجہہ کسی دعوی یا حقیت کے اُسپر قبضہ رکھتا ہی تو وہ مقدمہ مداخلت صاحب مجسٹریٹ سے خارج ہی اور صرف عدالت دیوانی میں اُسکی بابت تجویز ہوسکیگی

صدر الہآباد یکم جولائی سنہ ۱۸۴۲ ع صدر کلکتہ ۲۹ جولائی سنہ الیہ *

---

( ۱۳۵۰ )

بلحاظ سرکیولر نمبر ۳۰ مورخہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۳۹ ع کے صاحب جج مدناپور کی استصواب پر یہہ تجویز ہوئی کہ اگر کوئی شی کسی مقروض کی حضور صاحب کلکٹر سے نیلام ہو اور ڈگریدار اُسکو زر ڈگری سے زیادہ کو خود خریدلے تو اُسکو کل قیمت نیلام پر بحساب فیصدی پندرہ روپیہ کے زر امانت داخل یا باقیات کل ادا کرنا پڑیگا کیونکہ اگر زر باقی ادا نہوگا تو نیلام فسخ ہوجائیگا اور زر بیعانہ اُس قیمت کا جو کہ اُسنے نیلام میں بولی ہی ضبط ہوجائیگا *

سرکیولر نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۳۹ ع
درباب اسکے کہ اگر ڈگریدار شخص مقروض کی اشیا کو خود نیلام میں خریدے تو کیا واجب ہوگا

صدر کلکتہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۴۲ ع صدر الہآباد ۵ اگست سنہ الیہ *

---

( ۱۳۵۱ )

انتخاب چٹھی صاحب جج مقام باقرگنج مورخہ ۱۱ فبروری سنہ ۱۸۴۲ ع کا جو پریسیڈنسی کی صدر دیوانی عدالت کے صاحب رجسٹر کے نام مرسل ہوئی تھی *

قانون ۲۶ سنہ ۱۷۹۳ ع

دفعہ ۲ — ایک درخواست منجانب ایک شخص مسمی زید کے میرے حضور پیش ہوئی بدیں مضمون کہ سائل ایک قبالۂ بیع بحق عمر رجسٹر کرانے کے واسطے صاحب رجسٹر کی خدمت میں لیگیا تھا مگر صاحب رجسٹر نے اُسکے رجسٹری کرنے سے انکار کیا بدیں وجہہ کہ ایک شخص بذریعہ مختارنامہ اُسی زید کے جو بحاضر گواہان اور دستخط سائل مذکور سے مصدق تھا ایک ویسا ہی قبالۂ بیع بحق ایک شخص مسمی بکر کی رجسٹری کروا گیا ہی اس پر زید نے ایک اور درخواست صاحب رجسٹر کی خدمت میں پیش کی اس مضمون سے کہ قبالہ و مختارنامۂ سابق دونو جعلی تھے اور چاہیئے کہ واسطے اُسکی حفظ حقیت کے اُس باب میں روبکاری کی جاوے لیکن صاحب رجسٹر نے اُس درخواست کوبھی بدون تحریر کرنے کسی وجہہ کے نامنظور کیا پس چونکہ حکم مصدرہ درخواست سے یہہ ہویدا نہیں ہوتا ہی کہ آیا درخواست گذرنے کے بعد درباب صداقت مختارنامہ کے کچھہ تحقیقات ہوئی یا نہیں

اور اگر هوئي تو کیا هوئي لهذا میں یهه مناسب جانتا هوں که صاحب رجسٹر کو حکم دیا جاوے
که اگر درباب اس مختارنامه اور قبالهٔ بیع کے جو که رجسٹري هوچکے هیں اُسنے تحقیقات
نکي هو تو اب تحقیقات کرے اور درصورتیکه مختارنامه اور قبالهٔ مذکور یا آنکه صرف مختارنامه
جعلي ثابت هو تو مجرمین کو بابت جعل یا حلف دروغي یا ان دونو علتوں کے سپرد
دائر سائر هونیکے لیئے بذریعه درخواست صاحب جج کي خدمت میں بهیجدے ٭

دفعه ۳ — مگر قوانین میں مجهکو کوئي ایسا حکم نهیں پاتا که اُسکے روسے صاحب جج کو
صاحب رجسٹر وثائق کے کاموں میں کسي طرح کي مداخلت جائز هو بلکه صاحب جج
کو اتنا هي حکم هی که اگر کوئي بےضابطگي دریافت هو تو اُس سے گورنمنٹ کو اطلاع
کرے اور چونکه یهه مقدمه ایک نئي صورت کا هی لهذا میں نے اس باب میں استصواب
هي مناسب سمجها ٭

دفعه ۴ — اب ایک اور امرقابل تنقیح یهه هی که جب ایک مختارنامه یا رجسٹري
کیا هوا وثیقه بحضور ایک عدالت مختار کے جعلي ثابت هو تو میري دانست میں ایسا
معلوم هوتا هی که صاحب رجسٹر کو لازم هی که وثیقهٔ جعلي کو رجسٹر میں سے کاٹ کر
وثیقهٔ ثاني کو جو که صحیح پیش هو درج رجسٹر کرے لیکن اب سوال یهه هی که اگر صاحب
رجسٹر وثیقهٔ جعلي رجسٹر میں سے خارج اور وثیقهٔ ثاني کو داخل کرنے میں انکار کرے اور
اُسکي بابت اپیل پیش هو تو آیا صاحب جج ان صورتوں میں یا کسي اور صورت میں
صاحب رجسٹر پر واسطے اخراج اور ادخال وثائق کے تاکید اور تقید کرسکتا هی یا نهیں ٭

انتخاب جواب عدالت کلکته کا

صاحب رجسٹر کو لازم هی که جو وثیقه اُسکے حضور واسطے رجسٹري کے پیش هو اُسکو
رجسٹري کرلے اور جب اُسکي راستي اور ناراستي کي بابت عدالت میں مقدمهٔ نمبري درپیش
هو تو صاحب عدالت یهه تجویز کرے که آیا فریقین میں سے کسکا قبالهٔ بیع صحیح اور کامل
هي اور صاحب رجسٹر پر واجبات سے هی که اگر کوئي شخص اصالتا وثیقه رجسٹري کرانیکے
لیئے حاضر هو تو وہ اُس شخص کا حلیه بخوبي لکهه لے اور اگر بذریعه مختار حاضر هو تو جو دستخط
که مختارنامه پر هوں اُسکي صحت اور معتبري کي بابت تحقیقات کرے ٭

٭ صدر الهآباد نے بهي یهي منظور کیا ٭

صدر کلکته ۲۲ جولائي سنه ۱۸۴۲ ع صدر الهآباد ۱۲ اگست سنه الیه ٭

---

( ۱۳۵۲ )

باستصواب صاحبان سشن جج اعظم گڈه کے یهه تجویز هوئي که یهه جو صاحب مجسٹریٹ
اُن گانوں کے زمینداروں سے جو که مقام هنگامه
اور هلاکت سے مسافت پر واقع هیں اس امر کي
نوشتجات که جو مجرمان هنگامه که فراري
هوگئے هیں وہ اُنکے ضلع کے حدود میں نهیں هیں

قانون ۳ سنه ۱۸۱۲ ع کي دفعه ۹ ضمن ۳ و ۴ و ۵

طلب کیئے هیں سو یهه امر قانون ۳ سنه ۱۸۱۲ ع کی دفعه ۹ کی ضمن ۳ و ۴ و ۹ کے رو سے جائز نہیں *

صدر الهآباد ۲۵ جولائی سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۱۹ اگست سنه الیه *

---

( ۱۳۵۳ )

انتخاب چٹهی صاحب سشن جج اعظمگڈه مورخه ۲ جولائی سنه ۱۸۴۲ ع کا
جو بنام صاحب رجسٹر نظامت عدالت ممالک مغربی
کے مرسل هوئی هی

جو امر که میں منقح کیا چاهتا هوں وہ یهه هی که آیا اندازۂ جرم خفیف کیا هی یعنی جو جرایم که صاحب مجسٹریٹ مستوجب سزاے مندرجۂ دفعه ۸ قانون ۹ سنه ۱۸۰۳ ع سمجهے وهی جرایم خفیف هیں که نہیں بسبب دو مقدموں کے مجهکو یهه سوال کرنے پڑے هیں ایک مقدمه میں ایک شخص مسمی زید پر جرم عدول حکمی یا تعرض حکمنامه ثابت هوا اور بابت اس جرم کے جو که حضور حاکم اعلی سے سزا کے قابل تها اسپر بیس قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ ع روپیه جرمانه هوا اب میں یهه پوچهتا هوں که کیا مقدمۂ مذکور بسبب اس سزا کے خفیف هوگیا اور مدعی علیه کو اب حق اپیل حاصل هی که نہیں دوسرا مقدمه یهه هی که ایک چودهری نے اس بہانه سے که خزانۂ سرکاری روانه کرنا هی ایک شخص مسمی عمر کا چهکڑا گرفتار کیا اور اسطرح سے اس سے کچهه نقد بزبردستی لیا بسزاے اس جرم کے اسپر پچاس روپیه سے کم کا جرمانه هوا زر بزورستانی اصل میں تو بڑا جرم سنگین هی مگر صاحب مجسٹریٹ نے اسکو ایک امر خفیف تصور کیا اب میں یهه پوچهتا هوں که آیا یهه امر جرم خفیف اور سزاے مذکور قطعی هی یا نہیں *

انتخاب جواب مجوزہ عدالت الهآباد کا

صاحبان صدر صاحب سشن جج کو جواب دیا چاهتے هیں که ازروے قوانین منتسبه کے صاحب مجسٹریٹ کو جرایم کی قسم اور سزاے مناسب کی تجویز کرنیکا اختیار هی مگر چاهیئے که حکم دفعات ۸ اور ۹ قانون ۹ سنه ۱۸۰۳ ع سے تجاوز نکرے اور اسیواسطے دونو مقدمات مذکورہ میں بحضور صاحب سشن جج اپیل نہیں هوسکتا هی اور علاوہ بریں اگر هو تو اس اپیل کا کچهه فائدہ بهی نہیں کسواسطے که قانون مذکورہ کی دفعه ۴ میں درباب زیادہ کرنے سزاے مجوزہ کے امتناع صریح هی *

صدر عدالت کلکته نے یهه جواب منظور کیا *

صدر الهآباد ۲۵ جولائی سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۲۶ اگست سنه الیه *

( ۱۳۵۴ )

قانون ۲ سنه ۱۸۳۲ ع کي دفعه ۲ کي ضمن ۲

باستصواب صاحب سشن جج فرخ‌آباد کے یهه تجویز هوئي که هرچند که قانون ۲ سنه ۱۸۳۲ ع کي دفعه ۲ کي ضمن ۲ کے بموجب افسر پولیس کو مقدمات مندرجهٔ قانون مزبوره میں بدون درخواست معینهٔ قانون مذکوره کے تحقیقات مقام نامناسب هی لیکن اگر صاحب مجستریت مناسب تصور کرکے اُسکو اس امر کي تحقیقات کے لیئے حکم دے تو اُسمیں کچهه امر بیجا نهیں هی ●

صدر الهآباد ۵ اگست سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۲۶ اگست سنه الیه ●

---

( ۱۳۵۵ )

قانون ۱۴ سنه ۱۸۲۹ ع

باستصواب صاحب جج فتحپور کے یهه تجویز هوئي که اگر کوئي شخص متوطن عملداري غیر جو حدود عملداري سرکار میں املاک رکهتے هوں عدالتهاے کمپنی میں کوئي مقدمه دائر کریں یا کسي مقدمه کي جوابدهي کریں تو اُنکو پهر بهي قانون ۱۴ سنه ۱۸۲۹ ع کے روسے بابت خرچه ضمانت داخل کرني لازم هوگي فقط

صدر الهآباد ۵ اگست سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۲۶ اگست سنه الیه ●

---

( ۱۳۵۶ )

قانون ۹ سنه ۱۸۳۹ ع کي دفعه ۱

عدالتهاے صدر دیواني کلکته و الهآباد کي کثرت راے سے یهه تجویز هوئي هی که اگر کوئي شخص مقدمه کو بطریق مفلسي دائر کرنیکي اجازت کے واسطے درخواست پیش کرے اور صاحب جج ضلع از روے قانون ۹ سنه ۱۸۳۹ ع کي دفعه ۱ کے اُسپر حکم نامنظوري صادر فرماویں تو اُس حکم کي بابت صدر دیواني عدالت میں اپیل مرجوع هوسکیگي ●

صدر کلکته ۲۲ جولائي سنه ۱۸۴۲ ع صدر الهآباد ۱۹ اگست سنه الیه ●

---

( ۱۳۵۷ )

قانون ۶ سنه ۱۸۲۳ ع و
قانون ۱۰ سنه ۱۸۳۶ ع

حسب استصواب صاحب سشن جج مدناپور کے یهه تجویز هوئي که جب کوئي مقدمه سرسري قانون ۶ سنه ۱۸۲۳ ع کے بموجب دائر هو اور قانون ۱۰ سنه ۱۸۳۶ ع کي دفعه ۵ کے روسے صدر الصدور کے سپرد

کیا جاے تو جو حکم کہ وہ آس مقدمہ میں نافذ کریگا آسکی بابت بلحاظ قانون مذکورہ کي دفعہ ۲ کے اپیل نہوسکیگي *

صدر کلکتہ ۵ اگست سنہ ۱۸۴۲ ع صدر الہ‌آباد ۲ ستمبر سنہ الیہ *

---

( ۱۳۵۸ )

کانپور کا صاحب جج ممالک مغربي کے صاحبان صدر دیواني عدالت سے درباب امر مندرجۂ ذیل کے مستصوب ہوا کہ

قانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ ع کي فہرست ۲ تذبیہ ۸ ایک مقدمہ دربنولا میرے حضور دائر ہی واسطے حاصل کرنے ایک گورنمنٹ نوٹ کے جو کہ پانچ ہزار روپیہ کي مالیت اور فیصدي چار روپیہ سود کا ہی اور مجھکو یہہ تامل ہی کہ شاید مقدمۂ مذکور عدالت اعلی میں دائر ہونا لازم تھا *

انتخاب ممالک مغربي کے صاحبان صدر دیواني عدالت کے صاحب رجسٹر کي چٹھي کا *

حسب کثرت راے صاحبان صدر کے یہہ تجویز ہوئي ہی کہ ازروے قوانین کے کوئي ایسي وجہہ اور قباحت معلوم نہیں ہوتي جسکے سبب صاحب جج کو اپیل مذکور سماعت کرني مناسب نہو اور وہ یہہ فرماتے ہیں کہ مقدمۂ مذکور کچھہ واسطے بازیافت پانچ ہزار روپیہ سکہ کے نہیں دائر ہوا ہی بلکہ صرف واسطے ایک دستاویز مالیت پانچہزار روپیہ کمپني کے اور اگر اُسکو اب بازار میں فروخت کرو تو یقین ہی کہ مقدار زر دعوي آس سے حاصل نہو اور سواے اسکے دستاویز مذکور صرف چار ہزار چھہ سو روپیہ کي بابت رہن تھي اور کل چار ہزار نو سو تیس روپیہ پر اب چھوٹ سکتي ہی *

جواب صاحبان صدر عدالت کلکتہ کا

حسب الحکم صاحبان صدر کے نگارش کرتا ہوں کہ آپکي چٹھي نمبر ۱۵۵۷ مورخہ ۵ ماہ گذشتہ موصول ہوئي اور درجواب آسکے یہہ تحریر کرتا ہوں کہ چونکہ مقدمہ معلومہ واسطے حاصل ہونے پانچہزار روپیہ کے گورنمنٹ نوٹ کے ہی اور آسمیں قید سکہ کچھہ نہیں اور کاغذ اسٹامپ اس مقدمہ میں ڈیڑہ سو روپیہ کا ہی اور درباب تعین مالیت مقدمۂ مذکور کے عدالت مرافعۂ اولی میں کوئي اعتراض اور عذرداري نہوئي لہذا صاحبان عدالت ہذا باتفاق کثرت راے عدالت صدر الہ‌آباد کے یہہ تجویز فرماتے ہیں کہ اپیل مذکور قابل تجویز عدالت ضلع کے ہی *

صدر الہ‌آباد ۵ اگست سنہ ۱۸۴۴ ع صدر کلکتہ ۲ ستمبر سنہ الیہ *

---

ضلع مدناپور کے صاحب مجسٹریٹ نے بذریعہ صاحب سشن جج ضلع مذکور کے سوال مفصلۂ ذیل پیش کیا کہ ,, ایک رعیت مسمی زید عمرو پر نالش کرتا هی بدیں مضمون کہ میں نے ایک شخص مسمی بکر کارخانہدار نیل سے زر تقاوي لیکر نیل کاشت کي هی اور عمرو اُس زراعت کو کاٹ لیجانے کا ارادہ رکھتا هی اور عمرو کہ وہ بھي ایک کارخانہدار نیل هی یہہ اظہار کرتا هی کہ زید کو میں نے بھي زر تقاوي دیا هوا هی اور اُسنے میرے واسطے بھي نیل تردد کي هی مگر زید اس امر سے منکر هی ''

قانون ۴ سنہ ۱۸۴۰ ع کي دفعہ ۲
قانون ۹ سنہ ۱۸۲۳ ع
قانون ۱۰ سنہ ۱۸۳۶ ع

اب اگر قانون ۴ سنہ ۱۸۴۰ ع کي دفعہ ۲ کے بموجب تجویز کیجیئے تو ظاهرا یہہ هی کہ زراعت متنازعہفیہ بالفعل زید کے قبضہ میں سمجھي جاوے اور اُسکو اجازت هو کہ عمرو اور بکر میں سے جسکو چاهے زراعت مذکور حوالہ کرے اور صاحب مجسٹریٹ عمرو کو حکم دے کہ زراعت مذکور کے قبض و تصرف حاصل کرنیمیں تشدد سے باز رهے کہ ازروے قانون ۹ سنہ ۱۸۲۳ ع اور قانون ۱۰ سنہ ۱۸۳۶ ع کے زید یا بکر پر عدالت دیواني میں نالش کرکے اپني داد کو پہنچ جائیگا اور بالفرض اگر عمرو اپنے دعوے کو بکر کے دعوے پر مرجح سمجھہ کر ویسي هي تجویز کرے تو اُسکو بعد داخل کرنے ضمانت کے تحقیقات سرسري پر هي واسطے کاٹ لیجانے زراعت متنازعہفیہ کے اجازت دیدي جاوے *

صاحبان عدالتہاے نظامت کي یہہ تجویز هوئي کہ راے صاحب مجسٹریٹ اس باب میں بہت بجا هی *

صدر کلکتہ ۵ اگست سنہ ۱۸۴۲ ع صدر الہآباد ۲ ستمبر سنہ الیہ *

---

( ۱۳۶۰ )

حسب استصواب صاحب جج فتحپور کے یہہ تجویز هوئي کہ جو روپیہ کہ عدالت میں مدعي یا مدعیعلیہ کو ادا هونیکے واسطے داخل کیا جاے چاهیئے کہ وہ اُنکے وکیلوں کے حوالہ نکردیا جاے الا اس صورت میں کہ اُنکے وکالتنامہ میں اس امر کي بابت اجازت خاص مندرج هو اور اگر کوئي زرخلاف اس طور کے ادا کیا جائیگا تو بازپرس اُسکي خاص حاکم آمر کے ذمہ هوگي *

دستورالعمل درباب حوالہ کرنے زر مدخلہ کے وکیلوں کو

صدر الہآباد ۵ اگست سنہ ۱۸۴۲ ع صدر کلکتہ ۹ ستمبر سنہ الیہ *

---

( ۱۳۶۱ )

حسب استصواب صاحب سشن‌جج کٹک کے یہہ تجویز هوئي که جو جرمانه دو سو روپیه تک که صاحب مجسٹریٹ بلحاظ مراتب مصرحهٔ دفعه ۸ قانون ۹ سنه ۱۷۹۳ ع کے کرینگے آنکي بابت اپیل نهوسکیگي لیکن صاحب مجسٹریٹ پر واجبات سے هی که جب وه قانون مذکوره کے بموجب پچاس روپیه سے زیاده کا جرمانه کریں

قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ ع کي دفعه ۲

تو ضمن حکم میں یهه لکھدیں که جس شخص پرکه جرمانه هوا هی اُس سے مراتب دفعه بالا دراصل متعلق هیں اور درصورتیکه یهه امر فروگذاشت هوجائیگا تو جو حکم جرمانه که پچاس روپیه سے زیاده کا صاحب مجسٹریٹ صادر فرماوینگے اُسکي بیشک اپیل هوسکیگي *

صدر کلکته ۱۹ اگست سنه ۱۸۴۲ ع صدر الهآباد ۹ ستمبر سنه الیه *

---

( ۱۳۶۲ )

فرخ‌آباد کے صاحب جج نے سوال کیا که اگر کوئي مقدمه قانون ۲۵ سنه ۱۸۳۷ ع کي دفعه ۵ کے بموجب صدرالصدور کے سپرد هو تو آیا اُسمیں درباب طلبانه حکمنامجات اور منظوري تتمهٔ کواغذ کے دستورالعمل‌هاے عدالت منصف کا لحاظ رکھنا ضرور هی یا نهیں اس‌میں صاحبان عدالت نے یهه تجویز کي که چونکه جن امور خاص میں که

قانون ۲۵ سنه ۱۸۳۷ ع کي دفعه ۵

صدرالصدور کو بروقت تجویز مقدمات منصفي کے دستورالعمل معینهٔ عدالت منصفي پر عمل کرنا ضرور هی وه قوانین میں محصور هیں لهذا وه حصر صرف اُنهیں امروں تک محدود تصور کرني لازم هی اور مراتب مستفسره کي بابت صدرالصدور کو قیود عدالت منصفي کا پابند هونا نچاهیئے *

صدر الهآباد ۲۶ اگست سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۹ ستمبر سنه الیه *

---

( ۱۳۶۳ )

یهه تجویز هوئي هی که جو عدالتهاے دیواني که درباب منظور کرنے تتمهٔ کواغذ سوال و جواب کے مجاز هیں اُنکو یهه تو اختیار هی که حسب درخواست فریقین کے ایک تتمهٔ عرضي دعوي یا جوابدعوي کے داخل هونیکي اجازت دیں مگر اُنکو یهه اجازت نهیں هی که متخاصمین

دستورالعمل درباب تتمهٔ کواغذ سوال و جواب کے

میں سے کسیکو مضمون هدایت کریں اور بدون درخواست واسطے داخل کرنے اُن کواغذ کے حکم بذام اُنکے صادر فرماویں *

صدر الهآباد ۲۴ اگست سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۲۳ ستمبر سنه الیه *

( ۱۳۶۴ )

حسب استصواب صاحب سشن‌جج چوبیس پرگنه کے یہہ تجویز ہوئي ہی که قانون ۲۰
سنه ۱۸۱۷ ع کي دفعه ۱۰ کي ضمن ۴ میر
جو الفاظ زمیندار و مالکان زمین اور اجاره‌دار
مندرج ہیں اُن میں پتّني‌دار بہي شامل ہیر
اور اسیواسطے درباب بجاآوري خدمات مندرجہ
ضمن مذکور کے اُن‌پر بہي تاکید ہوسکتي ہی

قانون ۲۰ سنه ۱۸۱۷ ع کي دفعه ۱۰ کي ضمن ۴

صدر کلکته ۲ ستمبر سنه ۱۸۴۲ ع صدر الهٰآباد ۲۳ ستمبر سنه الیه *

---

( ۱۳۶۵ )

یہہ تجویز ہوئي ہی که اگر کوئي مقدمه ازالۂ بکر بالجبر اول عدالت صاحب مجسٹریٹ
میں تو نه دائر ہو مگر خاص تہانه میں پیش
ہو تو درباب اُسکے تحقیقات عمل میں لانے ازروے
دفعات ۱۲ و ۱۳ قانون ۲۰ سنه ۱۸۱۷ ع کے تہانه‌دار
کو مجاز ہوگي *

قانون ۲۰ سنه ۱۸۱۷ ع کي دفعات ۱۲ اور ۱۳
قانون ۷ سنه ۱۸۱۱ ع کي دفعه ۳

صدر الهٰآباد ۱۹ نوامبر سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۹ دسمبر سنه الیه *

---

( ۱۳۶۶ )

ایک مالکِ محال نے ایک بغیچه واقعۂ محال مذکور رہن رکہا اور آخر کو فیمابین اُس
مالک اور مرتہن کے تنازع واقع ہوا غرضکه اوپر دائر ہونے مقدمه کے عدالت میں صاحب
مجسٹریٹ بریلي نے بنظر اِسکے که دخل مرتہن بغیچه
پر بخوبي ثابت ہوگیا تہا یہہ حکم نافذ فرمایا که مرتہن
دخیل شی متنازعه رہے مالک زمین نے اُسکا اپیل
کیا اور صاحب سشن‌جج نے باسترداد فیصله صاحب
مجسٹریٹ کے یہہ حکم صادر کیا که مالک زمین دخیل شی متنازعه کیا جاے اور مرتہن
گر کچہه دعوي رکہتا ہو تو دیواني میں نالش کرے *

قانون ۴ سنه ۱۸۴۰ ع درباب تنازعات فیمابین مالکِ محال و مرتہن کے

صاحبان صدر الهٰآباد نے اُسمیں یہہ تجویز کي که تجویز صاحب مجسٹریٹ کي اس
باب میں بہت بجا تہي یعنے دخیل رکہنا مرتہن کا جب تک که کوئي حکم حسب ضابطه
موجب احکام قوانین درباب بیدخلي اسکي کے صادر نہو عین انصاف تہا *

صاحبان صدر کلکته کي راے بہي اسي راے کے مطابق ہوئي *

صدر الهٰآباد ۲ دسمبر سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۲۳ دسمبر سنه الیه *

چٹھي صاحب رجسٹر صدر الهآباد کي مورخه ۲۲ دسمبر سنه ۱۸۴۲ ع بنام صاحب رجسٹر صدر ديواني عدالت پريسيڈنسي کے حسب الحکم صاحبان

قانون ۱۰ سنه ۱۸۴۲ ع صدر کے * گذارش کيا جاتا هی که آپ نقل چٹھي صاحب ايکٹنگ کمشنر مهرٹهه نمبر ۴۹۳ مورخه يکم ماه حال کو جو که ملفوف اس چٹھي کے هی صاحبان صدر عدالت کلکته کے حضور واسطے آنکي راے کے پيش کريں *

۲ صاحبان عدالت اس صدر کے درباب مراتب مستفسره قانون ۱۰ سنه ۱۸۴۲ ع کے يهه جوابات مندرجهٔ ذيل تجويز کرتے هيں *

۳ خلاف راے بگبي صاحب کے صاحبان صدر يهه تجويز کرتے هيں که قانون مذکوره ميں جو لفظ ,, صاحب خانه " مستعمل هوا هی سو اس سے خاص مالک مکان مراد هی اور کرايهدار مکان اس سے مفهوم نهيں هوتا هی اور يهه جو دفعه ۳ ميں حکم هی که مکانات واقعه مقام پر باچهه بحساب فيصدي زر کرايه يا آمد سالانه آنکے کے ليا جايا کرے اس سے صاف ظاهر هی که آسکے يهي معنے هيں کسواسطے که بعيد از قياس هی که باچهه مذکوره کرايهداران مکان کي تجويز سے معين هو *

۴ درباب سوال دوم کے صاحبان صدر کي راے بگبي صاحب کي راے سے متفق هی يعنے جب کوئي کميٹي ايک دفعه مقرر هوگئي وه پهر شکست نهيں هوسکتي هی اور شکست هوگي تو صرف بموجب حکم دفعه ۸ کے هوگي اور يهه بهي که تعداد باچهه سال بسال قابل تبديلي هی موافق تقاضاے راے صاحبان کميٹي کے درباب سوال سيوم کے بهي صاحبان صدر صاحب کمشنر سے متفق الراے هيں *

۵ درباب چوتهے سوال کے صاحبان صدر يهه خيال کرتے هيں که اگر زر محصله علاوه امور مندرجهٔ قانون مذکور کے کسي اور امر ميں بيجا صرف هو تو بموجب حکم قانون مذکور کے صاحبان کميٹي منفردا اور مجموعا قابل مواخذه هيں مگر ساتهه آسکے صاحبان صدر يهه بهي فرماتے هيں که تحقيقات اس امر کي که آيا وه صرف بيجا اس قسم کا صرف بيجا هی که نهيں که جسکا ذکر دفعه ۳ ميں هی بموجب حکم دفعهٔ مذکور کے منحصر اوپر تجويز ديواني کے هی *

چٹھي ايکٹنگ کمشنر قسمت اول کي مورخه يکم دسمبر سنه ۱۸۴۲ ع بنام صاحب رجسٹر صدر ديواني عدالت متعلقهٔ ممالک مغربي کے *

دريندولا ايک چٹهي ميجر انجلو صاحب سيکرٹري لوکل کميٹي مقام کوه منصوري کي درباب استفسار چند مراتب قانون ۱۰ سنه ۱۸۴۲ ع کے جن پر که باشندگان مقام

مذکور کو شک واقع هیں میرے پاس پہنچے سو میں آسکو صاحبان صدر کي خدمت میں پیش کرتا هوں *

میجر انجلو صاحب چار سوال کرتے هیں *

اول یہه که قانون مذکور میں جو لفظ ,, صاحب خانه " مستعمل هی آسکے کیا معني هیں *

دوسرے یہه که درخواست حسب قانون مذکور سال بسال گذرني چاهیئے یا صرف ایک مرتبه اور آیا بعد منظوري گورنمنت کے تقرر حسب قانون مذکور مستقل اور پاینده هی یا نہیں *

تیسرے یہه که مقرر کرنا پولیٹیکل ایجنت مقام دهره اور رزیڈنت مجسٹریت کا بطریق اهالي کمیٹي کے درست اور مناسب هی یا نہیں *

چوتهے یہه که اس باب میں کسقدر جوابدهي ذمه اهالي کمیٹي کے هی *

۳ درباب سوال اول کے میري یہه راے هی که لفظ ,, صاحب خانه " بیشتر حاوي کرایه‌دار اور مالک زمین سمجھنا لازم هی اور میري دانست میں درمیان کرایه‌داران مقامات کوهي و غیرکوهي کے کچهه فرق نہیں که وهاں مالکان زمین واسطے موسم بودباش کے کرایه مقرر کرتے هیں اور وه کرایه بیشتر مکانات واقعهٔ غیر کوه کے کرایهٔ سالانه کے برابر هوتا هی اور بلکه اسمے زیاده اور اگر کرایه‌دار لوگ آپ درباب باچهه کے اپني راے دیا کریں تو بدانست میرے مالکان مکان کي نسبت آس میں کچهه خوف و خطر نہیں کیونکه آنکو زر کرایه وصول کرنے کا همیشه اختیار رهیگا اور میں یہه بهي خوب جانتا هوں که جسقدر که مالکان مکان درستي سڑک وغیره عمارات سرکاري کے خواهاں هونگے کرایه‌دار لوگ کچهه آنسے زیاده هي هونگے اور چونکه قانون مذکور کي دفعه ۳ میں مقدار باچهه معین اور محدود هوچکي هی پس اغراض مکانوں کے مالکوں کي بهر وجهه محفوظ رهینگي *

۴ درباب دوسرے سوال کے میں یہه خیال کرتا هوں که جب اوپر درخواست باشندگان صاحب خانه کے قانون مذکور ایک دفعه جاري هوگا تو پهر جاري هي رهیگا اور صاحبان کمیٹي کو اختیار هوگا که هر سال بلحاظ کمي بیشي تعداد مکانات آباد اور مقدار زر کرایه کے مقدار باچهه میں کمي بیشي کرتے رهیں *

۵ بلحاظ تیسرے سوال کے میري یہه راے هی که پولیٹیکل ایجنت مقام دهره وهاں کا ساکن نہیں هی اور اسیواسطے بنظر حکم دفعه ۲ قانون مذکور کے میمبر کمیٹي مقرر نہیں هوسکتا هی لیکن اگر وه جماعت یہه چاهے که صاحب رزیڈنت مجسٹریت وقت آسکے قیام کے پہاڑوں پر بطریق ایک میمبر کمیٹي کے رها کرے تو آسمیں کچهه قباحت نہیں معلوم هوتي هی *

۶ بلحاظ سوال چهارم کے مجھے ایسا معلوم هوتا هی که ازروے دفعه ۳ قانون مذکور کے صاحبان کمیٹي مستوجب مواخذه هیں واسطے بیجا صرف کرنے زر محصله کے ازراه فریب کے لیکن اگر وه لوگوں کي طرف سے کسي سے معاهده کریں اور آسمیں آنکي راے میں خطا هو تو بلحاظ آس خطا کے آنسے کچهه بازپرس نہوگي *

۲۰ جنوري سنه ۱۸۴۳ ع کو صاحبان صدر کلکته نے بهي يهي راے صاحبان صدر الهآباد کي پسند رکهي *

( ۱۳۶۸ )

قانون ۲۹ سنه ۱۸۴۱ ع

کانپور کے صاحب جج کي استصواب پر باجراے حکم سرکيولر صدر ديواني عدالت نمبر ۲۵ مورخه ۷ جنوري سنه ۱۸۳۱ ع کے يهه تجويز هوئي هي که جس ميعاد کے گذرنے پر که قانون ۲۹ سنه ۱۸۴۱ ع کے روسے مقدمے بعلت عدم خبرگيري نيست کيئے جاتے هيں اس ميعاد کے شمار کرنے ميں مقرري تعطيلوں کے دن وضع هونے دينے لازم نهيں *

صدر الهآباد ۲ دسمبر سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۲۳ دسمبر سنه اليه *

( ۱۳۶۹ )

قانون ۹ سنه ۱۸۲۵ ع کي دفعه ۳

قانون ۷ سنه ۱۸۲۲ ع کي دفعه ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۶ سے ۳۵ تک

قانون ۹ سنه ۱۸۳۳ ع

غازيپور کے صاحب جج کي استصواب پر يهه تجويز هوئي هي که قانون ۹ سنه ۱۸۲۵ ع کي دفعه ۳ کے روسے گورنمنت کو اختيار هي که حاکمان مال کو گوکه وه کار بندوبست سے علاقه نرکهتے هوں اجازت ديں که اضلاع بنگاله و بهار و اوڑيسه اور بنارس کے اطراف خاص ميں بروقت تجويز کرنے مقدمات سرسري لوگوں کے ان تمام کاموں کو جو که قانون ۷ سنه ۱۸۲۲ ع کي دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ اور دفعه ۱۶ سے ۳۵ تک ميں لکهے هوئے هيں بجالاويں اور يهه بهي تجويز هوئي هي که قانون ۹ سنه ۱۸۳۳ ع کے حکم ان فيصلوں سے جو که اطراف مذکورهٔ بالا ميں بمطابقت انکي کے صادر هوئے هيں متعلق هيں اور اسيواسطے صاحب کلکٹر کو اختيار هي که اطراف مذکورهٔ بالا ميں مقدمے تنازع حدود کے فيصل کرے *

صدر الهآباد ۲۷ جنوري سنه ۱۸۴۳ ع صدر کلکته ۱۰ فبروري سنه اليه *

( ۱۳۷۰ )

دهلي کے صاحب سشن جج کي استصواب پر تجويز هوئي هی که جو سوپرنتندنت پوليس که قانون ۲۹ سنه ۱۸۳۹ ع کے بموجب گورنر جنرل بهادر کے کمپو ميں مقرر هو۰ اسکے حکموں اور فيصلوں کا اپيل صاحب سشن جج کے حضور هوگا اور جو طريق اور قيدين که بلحاظ اپيل فيصلهجات اور احکام صاحبان مجسٹريٹ وغيره حاکموں کے جو که مقدمات فوجداري کي سماعت کا اختيار رکهتے هيں ملحوظ هوتے هيں وهي ان اپيلوں ميں بهي مرعي هونگے *

قانون ۲۹ سنه ۱۸۳۹ ع
قانون ۳۱ سنه ۱۸۴۱ ع

صدر الهآباد ۱۷ مارچ سنه ۱۸۴۳ ع صدر کلکته ۳۱ مارچ سنه اليه *

( ۱۳۷۱ )

جونپور کے ايکٹنگ جج کي استصواب پر يهه تجويز هوئي هی که جو روبکاري صاحب کلکٹر يا کسي اور صاحب کي جو که بندوبست کے کام پر متعين هی مطابق قانون ۹ سنه ۱۸۳۳ ع کے هو اسميں ازروے قانون مذکوره کے ديواني کے حاکموں کو کچهه مداخلت نهيں اور جب که حاکمان مال کے حضور سے جو که قانون مذکورهٔ بالا کے موافق متعين هيں کوئي فيصله هو يا کچهه تصفيه کيا جاوے اور اسکے استرداد کے واسطے مقدمه سماعت هوسکتا هو تو لازم هی که وه مقدمه بلحاظ بےضابطگي صاحب کلکٹر کي روبکاريوں کے تجويز اور فيصله نکيا جاوے مگر بلحاظ صورت دعوي مدعي کے *

قانون ۹ سنه ۱۸۳۳ ع

صدر الهآباد ۷ نوامبر سنه ۱۸۴۲ ع صدر کلکته ۱۷ مارچ سنه ۱۸۴۳ ع * ۱

( ۱۳۷۲ )

هگلي کے ايکٹنگ جج کي استصواب پر تجويز هوئي هی که جو نقليں يا انتخاب که سوداگروں کے حساب و کتاب کي داخل دفتر رهتي هيں انکو في قطعه آتهه آنه قيمت کے کاغذ استامپ پر لکهنا چاهيئے *

سرکيولر نمبر ۱۲۸ مورخه ۲ جنوري سنه ۱۸۳۵ ع

صدر کلکته ۲۰ جنوري سنه ۱۸۴۳ ع صدر الهآباد ۹ فبروري سنه اليه *

( ۱۳۷۳ )

رنگپور کے صاحب جج کي استصواب پر تجويز هوئي هی که امتناع قانون ۲۳ سنه ۱۸۱۴ ع کي دفعه ۱۳ کي ضمن ۲ کي مقدمات سرسري سے علاقه نهيں رکهتي اور منصف جسطرح که ازروے تفسيروں نمبر ۷۹۸ اور ۱۰۵۴ کے اراضي لاخراجي کے دخل و قبض کے باب ميں تحقيقات کرسکتے هيں اسيطرح آنکو يهه بهي اختيار هی که اگر کوئي اراضي بعلت اجراے ڈگري کے آنکے حکم سے قرق هو اور يهه اظهار کيا جاے که اراضي مذکور کسي اهل فرنگ کي هی تو واسطے دريافت اس حال کے تحقيقات عمل ميں لاويں *

قانون ۲۳ سنه ۱۸۱۴ ع کي دفعه ۱۳ کي ضمن ۲

صدر کلکته ۲۷ جنوري سنه ۱۸۴۳ ع صدر الهآباد ۱۵ فبروري سنه اليه *

---

( ۱۳۷۴ )

چاٹگام کے ايکٹنگ جج کي استصواب پر تجويز هوئي هی که بعيوض پچاس روپيه تک کے جرمانوں کے قانون ۱۰ سنه ۱۸۱۹ ع کي دفعه ۱۱۱ کے بموجب حکم قيد صادر کرنا اور جس شخص پر که وه جرمانه هوا هو آسکو بميعاد مجوزه گرفتار کرنا لازم هی ليکن اگر جرمانه ميعاد حبس کے اثنا ميں ادا هو تو شخص گرفتار البته مستحق رهائي هی اور درصورتيکه زر جرمانه موافق قانون ۲۹ سنه ۱۸۳۸ ع کي دفعه ۳۱ کے پچاس روپيه سے تو زياده هو مگر چارسو روپيه سے زياده نهو اور حکم مصدره ميں درصورت عدم اداے زر جرمانه کے شرط قيد کي نه لگائي هو تو صاحب جج کو لازم هی که اس جرمانه کو مثل اجراے ڈگري تعدادي زر جرمانه عدالت اپني کے وصول کرے مگر صاحب جج ممدوح کو اسقدر هوشياري لازم هی که هميشه بروقت صادر کرنے احکام حبس کے قانون ۱۰ سنه ۱۸۱۹ ع کي دفعه ۱۱۰ کي ميعادوں کو ملحوظ رکهے *

تفسير نمبر ۱۱۳۵ مورخه ۴ نوامبر سنه ۱۸۳۸ ع

صدر کلکته ۲۷ جنوري سنه ۱۸۴۳ ع صدر الهآباد ۱۷ فبروري سنه اليه *

---

( ۱۳۷۵ )

دونوں صدر عدالتوں کي کثرت راے سے يهه تجويز هوئي هی که اگر کوئي مقدمه بسبب بے ضابطگي کے بدون تجويز واپس بهيجا جاے اور فريقين ميں سے ايک شخص ناراض هوکر بعد گذرنے تين مهينے کے اُس حکم کي تجويز ثاني کا خواهاں هو تو اُسے لازم هی که جس قيمت کے کاغذ اسٹامپ پر که درخواستيں بعد گذرنے تين مهينے کے بموجب

قانون ۲ سنه ۱۸۲۵ ع کي دفعه ۲ کي ضمن ۱ درباب تجويز ثاني احکام واپسي مقدمات اپيل لدبري کے

حکم ضمن ا دفعه ۲ قانون ۲ سنه ۱۸۲۵ ع کے گذرتي هيں آسي قيمت کے کاغذ اسٹامپ پر اپني درخواست تجويز ثاني پيش کرے ٭
صدر الهآباد ۳۱ جنوري سنه ۱۸۴۳ ع صدر کلکته ۲۴ فبروري سنه اليه ٭

---

۲۵ نوامبر سنه ۱۸۴۲ ع

جو اپيليں که بحضور پريوي‌کونسل دائر هوتي هيں اگر آنميں بابت ضمانت خرچه کے کواغذ کمپني داخل کيئے جاويں تو چاهيئے که وه کواغذ موافق ارزش بازار کے منظور هوں ٭

۲۵ نوامبر سنه ۱۸۴۲ ع

هرايک مقدمهٔ بالا ميں اپيلانت سے پچاس روپيه کي ضمانت ليني لازم هی ٭

موزلي سمتهه

رجسٹر

---

۲۵ نوامبر سنه ۱۸۴۲ ع

جو شخص که واسطے گذراننے درخواست منظوري اپيل خاص کے وکيل مقرر کريں آنکو آنکے وکالت‌نامه ميں يهه تحرير کرنا لازم هی که آيا وکيل مذکور خاص واسطے گذراننے درخواست کے هي مقرر کيا گيا هی يا مقدمهٔ مذکور انجام تک باهتمام آسيکے رهيگا ٭

واضح هو که جميع دستورالعمل جوکه حسب منشاء قانون ۱۷ سنه ۱۸۴۱ ع کے صادر هوں بلحاظ اسکے که منظوري کے ليئے سپريم‌گورنمنٹ کے حضور آنکے گذرنے سے پيشتر عوام‌الناس انميں کسيطرح کي تغير اور تبديل کي صلاح ديں يا اپنے اعتراضات پيش کريں زبان انگريزي اور اردو ميں تحرير هونگے اور مکان عدالت کے دروازه پر ايک مهينے تک آويزاں کيئے جائينگے فقط

مقام الهآباد — موزلي سمتهه

۲۰ جنوري سنه ۱۸۴۳ ع — رجسٹر

---

اشتهار

حکم انريبل پريسيڈنٹ بهادر کے باجلاس کونسل مورخه ۲۱ جون سنه ۱۸۴۳ ع بمطابقت حکم قانون ۱۷ سنه ۱۸۴۱ ع کي دفعه ۲ کے درباب تصديق هونے وکالت‌ناموں اور مختارناموں کے صدرديواني عدالت ميں ٭

جب کوئي شخص خود يا آسکا مختار يا گماشته کسيکو وکيل مقرر کرے يا کوئي شخص واسطے مقرر کرنے وکيل کے کسي شخص کو مختار اپنا بناوے تو لازم هی که اسطرح کا وکالت‌نامه

اور مختارنامه اینده سے بحلف تصدیق نهوا کرے کسواسطے که درباب صحت ان اسناد کے خود وکیل زیر مواخذه رهینگے •

لیکن اگر کوئي شخص کسیکو اپنا مختار یا گماشته مقرر کیا چاهتا هوگا تو اوپر کے حکم مرعي نهونگے یعني مختارنامه وغیره مانند دستور حال کے بحلف تصدیق کیاجائیگا •

جو مختارنامه که عدالت صدر میں گذرنےوالا هوگا اور خارج از شهر کلکته لکها جائیگا وه اُسي ضلع کے حاکم مختار کے روبرو تصدیق کیا جائیگا جهاں که وه لکها گیا هوگا اور صدر عدالت کلکته میں کوئي مختارنامه تصدیق نهوسکیگا الا وه مختارنامے که جو شهر کلکته میں لکهے گئے هونگے •

جي ایف ایڈمنسٹن
ایکٹنگ رجسٹر

( ۱۴ )

بنام صاحبان کمشنر ممالک مغربي کے

لفٹننٹ گورنر بہادر کا حکم هی که جسوقت کسي معافي کي ضبطي کے عہدہ‌دار کو واضح هووے که اراضي لاخراجي سند کے بموجب کسي کے قبض و تصرف میں هی یا آگے کسي وقت سرکار کمپني کي منظوري سے وہ مقبوضه هوئي تهي تو فورا اس احوال کي اطلاع دیني پڑیگي لہذا مجهے صاحبان بورڈ ریونیو کے حضور سے هدایت هوئي که آپکو معافي کي ضبطي کے اُن عہدہ‌داروں کو جو که آپکے علاقه میں هیں حکم مناسب دینے کے لیئے اطلاع کروں •

۲ گورنمنٹ کا حکم جو پولیٹکل ڈي‌پارٹمنٹ میں ۲۵ تاریخ ماہ مئي سنه ۱۸۴۰ ع کو صادر هوا آسکي دفعه ۲۱ آپ کے ملاحظه کے واسطے اِس خط میں ملحق کیجاتي هی •

مقام الہ‌آباد • هنري میزر ایلیٹ

۱۷ جولائی سنه ۱۸۴۰ ع سیکرٹري

گورنمنٹ کا حکم جو که پولیٹکل ڈي‌پارٹمنٹ میں ۲۵ تاریخ مئي سنه ۱۸۴۰ ع کو صادر هوا

۲۱ لفٹننٹ گورنر کا یہه حکم هی که صاحبان بورڈ کو لکها جاوے که جتنے عہدہ‌دار معافي کي ضبطي کے لیئے مقرر هیں انکو فرماویں که وے جسوقت اراضي لاخراجي اپنے علاقه میں پاویں خواہ وہ سرکار کمپني کے خاص حکم سے عنایت هوئي هو خواہ بموجب کسي قانون کے بہ‌منظوري سرکار مقبوضه هوئي هو تو اس صاحب کمشنر کي معرفت که جسکے علاقه میں هو گورنمنٹ کے معلوم کرنے کے واسطے في‌الفور اطلاع کریں •

ممالک مغربي کے قسمت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ اور دهلي اور ساگر اور نماوَن کے
صاحبان کمشنر کے لیئے

ممالک مغربي کے صاحبان صدر بورڈ ریونیو کے حکم سے آپکي اطلاع اور هدایت کے لیئے گورنمنٹ کے احکام کي نقلیں معه ملحقات مورخه پچھلے مهینے کي ۲۱ تاریخ کے بهیجتا هوں جنکے روسے واضح هی که جتني اراضي لاخراجي متعلقه راجاؤں اور نوابوں وغیره رئیسان خودمختار کي هی آینده انکا انفصال صاحبان ریونیو کے عهده‌داروں سے نهیں بلکه پولیٹکل سے متعلق هوگا *

مقام الهآباد — هنري میرز ایلیٹ

۱ ستمبر سنه ۱۸۴۰ ع — سیکرٹري

---

نقلیں

( ۱۱۶۰ )

ممالک مغربي کے صاحبان صدر بورڈ ریونیو کے سیکرٹري کے لیئے

لفٹننٹ گورنر بهادر کے حکم سے میں اُس خط کي نقل جو ممالک هند کے جونیر سیکرٹري ریونیو ڈي‌پارٹمنٹ سے مورخه ۲۷ تاریخ پچھلے مهینے کا که اراضي لاخراجي متعلقه راجاؤں اور سرداروں کي بابت آیا هی آپکے پاس اس نیت سے بهیجتا هوں که ممالک مذکوره کے صاحبان صدر بورڈ ریونیو صاحبان کمشنر کے ملاحظه کے واسطے ارسال فرماویں *

مقام آگره * — ڈبلیو اَیڈورڈس

۲۱ اگست سنه ۱۸۴۰ ع — اسسٹنٹ سیکرٹري

---

( ۱۰۹ )

جیمس طامس صاحب سیکرٹري لفٹننٹ گورنر بهادر
ممالک مغربي کے لیئے

ممالک هند کے نواب گورنر جنرل بهادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں ممالک مغربي کے لفٹننٹ گورنر بهادر کي اطلاع کے واسطے نواب ممدوح کے احکام کي نقل کا منتخب جو کونسل کے اجلاس میں پولیٹکل ڈي‌پارٹمنٹ میں ۹ تاریخ ماه حال کو صادر هوا آپ کے پاس بهیجتا هوں *

مقام فورٹ ولیم — ایف جے هالیڈے

۲۷ جولائي سنه ۱۸۴۰ ع — جونیر سیکرٹري

( ۱۷۹ )

ممالک هند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے احکام کا منتخب جو کونسل کے اجلاس میں پولیٹکل ڈي پارٹمنٹ میں ۹ تاریخ ماہ جولائي سنہ ۱۸۴۰ ع کو صادر ہوا *

صاحبان کورٹ آف ڈائریکٹرس بہادر کے جنرل آرڈرس کا منتخب

مورخہ ۲۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۰ ع

اگر کوئي راجا یا سردار اراضي لاخراجي اپنے تعلقہ میں رکھتا ہو تو اُسکي حقیت کا ثبوت کامل چاہیئے اورجب اُسکا فیصلہ کرنا ضرور پڑے تو مناسب ہی کہ لفٹننٹ کرنیل آلوس صاحب کي تجویز کے بموجب انفصال مذکور پولیٹکل سے متعلق ہوگا نہ کہ ریونیو کے عہدہ‌داروں سے *

حکم ہی کہ منتخب مذکور کي نقل ممالک ہند کي ریونیو ڈي پارٹمنٹ کے صاحبوں کي اطلاع کے واسطے بھیجي جاوے *

نقل مطابق اصل

ایچ ٹارنس

ایکٹنگ سیکرٹری

---

( ۱۷ )

ممالک مغربي میں قسمت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ اور دھلي اور ساگر اور کماؤن کے صاحبان کمشنر کے لیئے

* الہ‌آباد کے صاحبان صدر دیواني عدالت کي تجویز کے بموجب ممالک مغربي کے لفٹننٹ گورنر بہادر کا یہہ حکم ہی کہ جو دستورالعمل ممالک بنگال کي عدالتوں میں متضمن اِس بات کے رائج ھي کہ سرکار کے وکیل اپنے زر محنتانہ کو ان مقدمات میں جو گورمنٹي سے علاقہ رکھتے ہیں جلدي حاصل کریں سو دستورالعمل مذکور یہاں بھي جاري ہووے لہذا ممالک مذکورہ کے صاحبان صدر بورڈ ریونیو کے حکم سے میں آپکي اطلاع وھدایت کے واسطے اُن کاغذات کي نقلیں جو ذیل میں مندرج ہیں بھیجتا ہوں تاکہ آپ اپني قسمت کے صاحبان کلکٹر اضلاع کو مطلع فرماویں *

گورنمنت کے خط کي نقلیں صاحبان صدر بورڈ ریونیو کے لیئے نمبر ۱۲۲۴ مورخہ ۲۸ اگست *

ایضاً ــــ صاحبان صدر دیواني عدالت کے لیئے نمبر ۲۵۵۲ مورخہ ــــ ایضا

ممالک بنگال کي صدر دیواني عدالت کا حکم *

مقام الہ‌آباد

۸ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ ع

ھنري میزر ایلیٹ

سیکرٹري

( ۱۲۲۴ )

ممالک مغربي کے صاحبان صدر بورڈ ريونيو کے سيکرٹري کے ليئے

لفٹننٹ گورنر بهادر کے حکم سے صاحبان صدر بورڈ کي اطلاع و هدايت کے ليئے اُس کتابت کي نقل جو الهآباد کے صاحبان صدر ديواني عدالت سے هوئي آپ کے پاس بهيجتا هوں *

مقام آگره — ڈبليو ايڈورڈس

۲۸ اگست سنه ۱۸۴۰ ع — اسسٹنٹ سيکرٹري

---

( ۲۵۵۲ )

ممالک مغربي کے صاحبان صدر ديواني عدالت کے ايکٹنگ رجسٹر کے ليئے

رسيد آپ کے خط مورخه ۷ ماه حال اور اُسکي ملحقات کي لکهه کريهه اطلاع ديتا هوں که لفٹننٹ گورنر بهادر کا يهه حکم هي که وه دستورالعمل جو ممالک بنگال کي عدالتوں ميں مشتمل اس بات پر رائج هي که سرکار کے وکيل اپنے زر محنتانه مقدمات سرکاري کو جلد حاصل کريں سو الهآباد کي صدر ديواني عدالت اور ضلعوں کے محکموں ميں بهي جاري هووے *

مقام اگره — ڈبليو ايڈورڈس

۲۸ اگست سنه ۱۸۴۰ ع — اسسٹنٹ سيکرٹري

ممالک بنگال کي صدر ديواني عدالت کا حکم مورخه ۱۷ جولائي سنه ۱۸۴۰ ع

ايک خط مرسوله ۳۰ تاريخ پچهلے مهينے کا گورنمنٹ کے ڈپٹي سيکرٹري جوڈيشل ڈيپارٹمنٹ کا صاحب رجسٹر کے خط مورخه ۱۲ پچهلے مهينے کے جواب کي بابت پڑها گيا *

اور حکم هي که اُس اجازت کے روسے جو خط مذکور ميں مندرج هي صاحبان عدالت موصوفه کي مرضي يوں هي که وه مقدمه جو گورنمنٹ سے متعلق هي اس عدالت ميں فيصله هووے تو جج صاحب اپنے حکم قطعي پر يهه لکهه دے که وکيل سرکار کو کسقدر دينا پڑيگا تا که وکيل مذکور خواه صاحبان صدر بورڈ ريونيو کي معرفت يا اور کسي حاکم کے ذريعه سے جو اُس اپيل ميں مدعي يا مدعي عليه هو گورنمنٹ سے اپنا زر محنتانه فورا حاصل کرے *

نقل مطابق اصل

هنري ميرز ايليٹ
سيکرٹري

( ۱۸ )

ممالک مغربي کے صاحبان کمشنر قسمت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵
و دهلي و ساگر و کماؤن کے لیئے

۱ بضمیمه خط نمبر ۳۸ مورخه ۲۹ نوامبر سنه ۱۸۳۹ عؔ کي صاحبان صدر بورڈ کے حکم سے آپکو گورمنت کے حکم مورخه ۲۹ ماه گذشته کي دفعه اول جو اِس بات پر متضمن هی که خزانه کے صندوقوں کے وزن کرنے میں آمدورفت کے وقت کمي في‌صد پانچ کي جائز هوگي آپ کے پاس بهیجتا هوں تاکه اپني قسمت کے صاحبان کلکٹر کو اِس امر سے مطلع فرماویں *

۲ یهه کمي اس جهت سے جائز هوئي هی که اِس میں اندیشه دزدي کا نهیں هی اور لکڑي خشک هونے اور هوا کي تاثیر کے سبب اتني کسر کافي هوگي *

مقام الهآباد — هنري میزز ایلیٹ

۱۱ ستمبر سنه ۱۸۴۰ ع — سیکرٹري

ملحقات

گورمنت کے حکم کا منتخب پهلي دفعه نمبر ۱۲۲۵ مورخه ۲۹ اگست سنه ۱۸۴۰ ع الهآباد کے صاحبان صدر بورڈ ریونیو کے لیئے *

لفٹننت گورنر بهادر کے حکم سے آپکے خط نمبر ۳۱۳ مورخه ۱۱ ماه حال کي رسید لکهه کر جو خزانهٔ مرسله کے تولنے کي بابت هی یهه اطلاع دیتا هوں که لفٹننت گورنر بهادر کو منظور هی که سب خزانوں کے صندوقوں کي تول اور آمدورفت میں في‌صد پانچ کي کسر مجرا دیجاوے *

نقل مطابق اصل

هنري میزز ایلیٹ
سیکرٹري

---

( ۱۹ )

ممالک مغربي کے صاحبان کمشنر قسمت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵
و دهلي و ساگر و کماؤن کے لیئے

صاحبان صدر بورڈ کي مرضي سے آپکو اطلاع دیتا هوں که اپني قسمت کے تحصیلداروں کو آپ حکم دیویں که جتنا روپیه تمهارے متصل کے منصف تمهارے سپرد کریں اُسے اپنے قبضه میں رکهو اور منصفوں کي اجازت کے بموجب مبلغ مذکور کا جمع خرچ اپنے هاتهه سے کرتے رهو مگر اتنا لحاظ رکهنا چاهیئے که جتنا روپیه تمهاري تفویض کیا جاوے اُس سے زیاده مت دو *

۲ تحصیلداروں کو کچهه ضرور نهیں که اُن لوگوں کي یا اُنکے مقدمات کي کیفیت لکهیں جنکے واسطے منصف مبلغ مذکور لیوے یا دلوادیوے کیونکه یهه سب کیفیت منصف خود

لکھیگا لیکن تحصیلداروں کو صرف اتنا لازم هی نه اِس باب میں ایک حساب آس روپئے کے وصول اور خرچ کا بقید تاریخ لکھه رکھیں اور نقشه حساب جو اِس خط کے ملحق هی اِسکے واسطے کافي هوگا *

۳ یہه سب جمع خرچ اُس حساب معمولي میں لکھا جاوے جو صاحب کلکٹر کي خدمت میں بھیجا جاتا هی اور اُس روپئے کا بقیه جو تحصیلدار کے هاتهه هی همیشه ظاهر کیا جاوے *

مقام الهآباد — هنري میزرایلیت

۱۱ ستمبر سنه ۱۸۴۰ ع — سیکرتري

نقشه

| جمع | | | | خرچ | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نمبر | تاریخ | تعداد مبلغ | | نمبر | تاریخ | تعداد مبلغ | |
| | | | | | | | |

## ( ۲۰ )

ممالک مغربي کے صاحبان کمشنر قسمت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و دهلي و ساگر و کماؤن کے لیئے

صاحبان صدربورڈ کے حکم سے صدردیواني عدالت کے سرکیولر مورخه ۴ ماه حال نمبر ۱۷۰۲ کي نقل جسمیں قانون ساتویں کي دفعه چوتهي ضمن چهارم کي تفسیر مندرج هی آپکي اطلاع اور هدایت کے واسطے بهیجتا هوں *

مقام الهآباد — هنري میزرایلیت

۱۸ ستمبر سنه ۱۸۴۰ ع — سیکرتري

صدردیواني عدالت کے خط کي نقل نمبر ۱۷۰۲ مورخه ۴ ماه حال

## ( ۱۷۰۲ )

ممالک مغربي کے ضلع اور شهر کے صاحبان جج کے لیئے

قانون ۷ سنه ۱۸۲۵ ع کي ۴ دفعه کي ضمن چهارم کي تفسیر کي بابت جو ایک سوال في الحال صاحبان صدر کے حضور پیش هوا که آیا صاحبان کلکٹر کو اُن حالتوں میں جو ضمن

مذکورہ میں مندرج هیں نیلام کے ملتوي رکھنے کا اختیار هی یا نہیں سو آپ کو اطلاع دینے کے لیئے مجھے حکم هی کہ صاحبان صدر نے یہہ دستورالعمل ٹھہرایا کہ صاحب کلکٹر کو ضمن مذکورہ کے روسے بدون کسي حکم خاص حاکمان آمر نیلام کے نیلام میں توقف کرنیکا کچھہ اختیار نہیں اور اگر ایسا حکم حاصل نہو تو نیلام تاریخ معینہ پر بلاتوقف ہوگا *

۲ آپ خیال رکھیئے کہ تفسیر نمبر ۷۹۴ مورخہ ۱۲ ماہ جون سنہ ۱۸۳۳ ع کي دوسري دفعہ کا آخري مضمون جس سے تا وصول حکم ثاني حاکم دیواني کے توقف نیلام جائز هی منسوخ هوا *

مقام الہ آباد
۴ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ ع

موزلي سمتھہ
ایکٹنگ رجسٹر

---

نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۴۰ ع

۱ جو خط معہ ایک صورت حال سکۂ سرکاري کے کہ بالفعل ممالک مغربي میں رائج الوقت هی ممالک مغربي کے گورنمنٹ کے صاحب سیکرٹري نے ممالک هند کي گورنمنٹ کے صاحب سیکرٹري کے پاس بھیجا سو آسکي دفعہ ۷ سے لیکر دفعہ ۹ تک صاحبان صدر بورڈ صاحبان کلکٹر کي اطلاع کے واسطے روانہ کرتے هیں *

۲ گورنمنٹ کا مقصود یہہ هی کہ جو روپیہ وزن میں هلکا هی اُسکا رواج مسدود کریں اور آیندہ اُسکے چلن کا انسداد کاپي رکھیں پس امر مذکور کے تعمیل کے لیئے صاحبان کلکٹر کو چاهیئے کہ جب تک کوئي اور حکم صادر نہو ضرب فرخ آباد کے کم وزن روپیہ کو اصل قیمت پر خرید لیں اور ملت روپیہ پر کچھہ بٹہ نہ لگاویں اور اِس امرکو اپنے اپنے ضلعوں میں اشتہار دیں *

۳ صاحبان کلکٹر کو مناسب هی کہ مقدور بھر احتیاط کمال کریں کہ ایسا روپیہ پھر کبھي نہ چلے اور جب تک کہ صاحب ایکونٹنٹ سے اُسکے رواج کے باب میں کچھہ حکم نہ ملے تب تک روپیہ مذکورہ کو اپني تحویل میں امانت رکھیں *

۴ صاحبان کلکٹر کو بھي لازم هی کہ اپنے مفصل کے عہدہ‌داروں پر تاکید اکید رکھیں کہ وے اپني تحویل کے روپیہ مفوضہ میں سے اپني طلب نہ لیویں بلکہ خزانہ سے لیا کریں *

مقام الہ آباد
۱۳ نوامبر سنہ ۱۸۴۰ ع

هنري میرز ایلیٹ
سیکرٹري

ممالک مغربي کے گورنمنٹ کے صاحب سیکرٹري کے خط کي دفعہ ۷ سے لیکر دفعہ ۹ تک کا منتخب جو ممالک هند کي گورنمنٹ کے صاحب سیکرٹري کے نام ریونیو ڈيپارٹمنٹ میں مورخہ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۸۴۰ ع کا وارد هوا *

دفعہ ۷ هرآئینہ یہہ امرخزانۂ سرکار سے بآساني هونا سکتا هی کیونکہ خزانوں میں بیشتر قریب دو کروڑ روپئے کے هوتا هی اور جتنا روپیہ سکۂ فرخ آباد کا سنہ ۱۸۰۴ ع سے لیکر سنہ ۱۸۳۳ ع تک ضرب هوا هی وہ صرف اکیس کروڑ هی *